الفضل

انٹرنیشنل

ھفت روزہ

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعتہ المبارک ۲۱ر مارچ ۱۹۹۷ء شمارہ ۱۲

۱۱ ذوالقعدہ ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۲۱ر امان ۱۳۷۶ ہجری شمسی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہونگے

"سو یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خداتعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا"۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کے لئے مستعد ہیں ان کے لئے ذلت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افترا ہوتا تو کب کا ضائع ہوجاتا کیونکہ خداتعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں۔ وہ بےوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرات کسی کذاب میں ہو سکتی ہے؟ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے، وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اس کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوجائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہونگے۔ کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ سو یہی میری جماعت ہے اور یہی میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غمخوار ہوئے اور ناشناسا ہو کر پھر آشناؤں کا سا ادب بجالائے۔ خداتعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اس کو اجر کیا اور حضرت عزت میں اس کی عزت کیا۔ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھے دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی تب اسی قدر قرائن سے خداتعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حکم بناتا ہے۔ اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آگیا ہے۔ مجھے آہ کھینچ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ کھلے نشانوں کے طالب وہ تحسین کے لائق خطاب اور عزت کے لائق مرتبے میرے خداوند کی جناب میں نہیں پاسکتے جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پہچان لیا۔ اور جو اللہ جلشانہ کی چادر کے تحت میں ایک چھپا ہوا بندہ تھا اس کی خوشبو ان کو آگئی۔ انسان کا اس میں کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ و جلال میں دیکھ کر پھر اس کو سلام کرے۔ باکمال وہ آدمی ہے جو گداؤں کے پیرایہ میں اس کو پاوے اور شناخت کرلیوے۔ مگر میرے اختیار میں نہیں کہ یہ زیرکی کسی کو دوں۔ ایک ہی ہے جو دیتا ہے۔ وہ جس کو عزیز رکھتا ہے ایمانی فراست اس کو عطا کرتا ہے۔ انہی باتوں سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور یہی باتیں ان کے لئے جن کے دلوں میں کجی ہے زیادہ ترکجی کا موجب ہوجاتی ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صـ ۳۴۹، ۳۵۰)

خدا کے رحم سے حصہ پانے کے لئے کامل عجز و انکسار اور دوسرے کو شر پہنچانے سے اجتناب نہایت اہم اور ضروری ہے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

لندن (۷ مارچ) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ الفرقان کی آیات " و عباد الرحمان الذین یمشون ......" کی تلاوت کی اور فرمایا کہ گزشتہ چند خطبات میں "قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم ...." کے حوالے سے توبہ اور اللہ کی طرف جھکنے کا مضمون بیان ہو رہا ہے جس کا آخری نتیجہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام تر گناہوں کو کلیۃً بخشنے کی طاقت رکھتا ہے اور اگر وہ تمہاری توبہ کو قبول فرمالے تو تم پر بےانتہا فضل اور رحم نازل ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ عباد الرحمان کی اصطلاح قرآن کریم نے ایسے ہی بندوں کے لئے استعمال فرمائی ہے جن کا ذکر اس آیت میں ہے کہ تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر ہونے والے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام "ملاقات" کی گزشتہ ہفتہ کی مختصر ڈائری ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ یکم مارچ ۱۹۹۷ء:

آج ملاقات کا پروگرام بچوں کے ساتھ نشست پر مشتمل تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے سٹوڈیو میں تشریف لاتے ہی ازراہ شفقت فرمایا وہ بچے اور جن کے رشتہ دار پاکستان صاحبزادی طوبیٰ کی شادی میں شمولیت کے لئے گئے ہوئے ہیں وہ ادھر آکر اس طرح بیٹھیں کہ وہ آپ لوگوں کو ٹی۔ وی۔ پر دیکھ سکیں۔

آغاز ملاقات تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ پھر پیش گوئی حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں عثمان مرزا نے انگریزی میں پڑھ کر سنائی۔ حضور نے مشاہدہ فرمایا کہ بعض بچے جمائی لیتے ہوئے منہ پورا کھول لیتے ہیں اور ہاتھ آگے نہیں رکھتے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ ہمیں دنیا کے سب سے مہذب لوگ ہونا چاہئے۔ اس لئے ہمیشہ ہاتھ منہ کے آگے رکھ لینا چاہئے۔ اس کے بعد رمضان کے تجربات پر ایک تحریر عزیزم کاشف نے پڑھی۔ حضور نے نوٹ فرمایا کہ ان تقریروں سے یہ اثر پڑتا ہے کہ آپ لوگ صرف رمضان میں ہی نماز پڑھتے ہیں ورنہ اس کے الفاظ اور طرح ہونے چاہئیں۔

بعدہ نصرت حق نے حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور نے اس تقریر کی دو باتوں کے متعلق وضاحت فرمائی۔

تقریر کے بعد عزیزہ شوکت نے نظم سنائی۔ اور اس نظم کو عزیزہ متین سے سنا گیا جو بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ سنائی گئی۔ "پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اداس ہے"۔

اتوار ۲ر مارچ ۱۹۹۷ء:

آج انگریزی دان افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب تھی۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اخلاقی قدروں کا نام مذہب ہے لیکن آج کے زمانے میں مذہب Corruption کا نام بن چکا ہے۔ لوگوں کا مقصد خدا کو پانا نہیں بلکہ مذہب کے نام پر اپنی نفسانی آرزوؤں کو پورا کرنا اور نسلی امتیاز حاصل کرنا رہ گیا ہے۔ دنیا تباہی کے ایسے کنارے پر آکھڑی ہوئی ہے جہاں سے واپسی کا سفر محال نظر آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مذہب عوام کو بااخلاق بنا سکتا ہے۔ دنیاوی قوانین سے زندگی مرتب نہیں ہوتی۔ آج کل شام اور مصر وغیرہ کے بہت سے صوفی منش لوگ ذاتی تجربات کو مذہبی اعتقادات پر اطلاق کر کے پبلک کو گمراہ کر رہے ہیں۔

☆ شادی کے دوام کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے واضح فرمایا کہ جب سوسائٹی بداخلاق ہوجاتی ہے تو غیر قانونی شادیاں رواج پا جاتی ہیں اور آزاد زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اور جب شادی کی زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ ان حالات کا حضور انور نے قدرے تفصیلاً ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک دنیا اخلاقی قدروں میں ایمان لاکر ان پر عمل نہیں کرے گی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

☆ سوال کیا گیا کہ جب کہ مذاہب کی بنیادی تعلیمات ایک دوسرے کے قریب ہیں تو پھر اختلافات کی کیا وجہ ہے؟

حضور نے فرمایا کہ اس کا مفصل جواب میں With Love to Russia میں دے چکا ہوں اور کافی تفصیل کے ساتھ روسی دوستوں کے ساتھ ایک مجلس میں ہونے والی بات چیت کا ذکر فرمایا اور روسی احباب کو جو مشورے حضور نے عنایت فرمائے ان کا ذکر کیا۔

☆ سوال کیا گیا کہ سیاست اور مذہب میں کیا فرق ہے؟

حضور نے فرمایا ان دونوں کو ساتھ نہ ملائیں۔ الگ الگ ہی رہنے دیں۔ مافیا اور اخلاق اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ بعدہ حضور نے مارکس کے نظریات اور ان کی ناکامی پر سیر حاصل بحث کی۔

☆ عورتیں نقاب کیوں اوڑھتی ہیں؟

حضور نے فرمایا نقاب کی تاریخ تو بہت طویل ہے۔ جب پردہ اٹھنے لگا اور آزادی کی طرف بڑھنے لگیں تو غلط باتوں کا ظہور میں آنا اس کا نتیجہ تھا اور سوسائٹی کا امن برباد ہونے لگا۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:۔ مختصرات

حضور نے فرمایا کہ مارکس کے اصول کے مطابق سوسائٹی میں اقتصادی مساوات کے ذریعہ سے امن پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ مارکس خود بھی جانتا تھا کہ برابری کا فارمولا انسانی فطرت کی پیچیدگیوں کا حل نہیں ہے۔

سوموار ۳ر مارچ ۱۹۹۷ء.

آج تین بجے ایک سپیشل پروگرام Live نشر کیا گیا۔ ایسا پروگرام جو جب سے دنیا بنی ہے کبھی اسلام کی دنیا میں کسی نے نہ دیکھا اور سنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج احمد نگر میں طوبیٰ کے لئے اور میرے لئے دعوت کی گئی ہے۔ انہوں نے تو مجھے نہیں بلایا میں خود ہی آگیا ہوں اور اپنی طرف سے اور اردو کلاس کی طرف سے السلام علیکم کہہ رہا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مبارک تقریب پر ربوہ کی آرائش و زیبائش کا ذکر فرمایا اور وہاں سکونت پذیر اور تقریب میں موجود سب بہن بھائیوں کا نام لے لے کر ذکر فرمایا۔ اس کے بعد اردو کلاس کے بچوں نے اردو، عربی کے علاوہ جرمن اور غانا کی زبان میں خوش الحانی کے ساتھ نغمے گا کر رونق کو دوبالا کیا۔ یہ ایک ایسا سماں تھا جسے کوئی الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ پیارے آقا کے احساسات و جذبات پر وقار چہرے سے فضا میں اس طرح منعکس ہو رہے تھے کہ ہر سننے اور دیکھنے والے کی آنکھیں ساون کا سماں لئے ہوئے تھیں اور گداز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا گو تھیں۔

منگل ۴ر مارچ ۱۹۹۷ء.

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۰ سورہ المومن کی آیت ۹۴ تا ۱۱۹ اور سورہ النور کی آیت ۱ تا ۳ پر مشتمل تھی۔ حسب معمول نکات معرفت اور سائنسی حقائق بیان ہوئے اور انتہائی دلچسپ پیرائے میں حضور ایدہ اللہ نے عرش الکریم کی تفسیر فرمائی۔

بدھ ۵ر مارچ ۱۹۹۷ء.

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۸۱ جو سورہ النور کی آیت ۴ تا ۲۲ پر مشتمل تھی حضور ایدہ اللہ نے لی۔ حضور نے ان اہم آیات کی تشریح فرمائی اور قرآنی تعلیمات کو عورت کے وقار، عزت اور حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے انعام کے طور پر بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں فحشاء پھیلانے ولے لوگوں اور فحشاء کو معمولی بات سمجھنے والے لوگوں کے لئے زجر و توبیخ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے معاملات میں گواہ وہاں ملتے ہیں جہاں بے حیائی کے ساتھ بے باکی بھی شامل ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے مومن بندے تجسس سے کام نہیں لیتے۔ لعان کی بھی تشریح فرمائی اور بتایا کہ واقعہ افک میں سزا اس لئے عمل میں نہ آئی کہ سزا کی آیات افک کے بعد نازل ہوئی تھیں۔

جمعرات ۶ر مارچ ۱۹۹۷ء.

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۷ کا اعادہ کیا گیا۔ نزلے، دل کا حملہ، جوڑوں کے درد، اور کن پیڑوں کے امراض کے نسخہ جات دہرائے گئے اور خاص طور پر کن پیڑوں کے نامکمل علاج کی وجہ سے ابھرنے والی خطرناک حالت کی وضاحت کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ڈاکٹر بننے کے لئے آپ لوگوں کو فزیالوجی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ بعدہ حضور نے سیسی فیوجا، ایسکولس، اگیریکس اور ابروٹینم دواؤں کے خواص بتائے۔

جمعۃ المبارک ۷ر مارچ ۱۹۹۷ء.

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات کے پروگرام کے دوران مندرجہ ذیل سوالات پوچھے گئے.

☆ اسلام میں اکٹھے کھانا کھانے کی تعلیم ہے۔ لیکن سائنس کہتی ہے کہ کھانے کے برتن الگ الگ ہوں؟

حضور نے فرمایا مومن کے جھوٹے میں شفا ہے۔ بیمار اپنے برتن الگ رکھے۔ مسلم کی تعریف یہ کہ اس سے کسی کو گزند نہ پہنچے۔

☆ نماز میں توجہ قائم رکھنے کے لئے کیا کیا جائے؟

حضور نے فرمایا کہ اس سوال کے بجائے یہ سوال کریں کہ اس سلسلہ میں خطبہ جمعہ کی کیسٹس سننے کا کیا طریق اختیار کیا جائے۔ (کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بارہا خطبات میں اس موضوع پر رہنمائی فرما چکے ہیں)۔

☆ چور کی سزا اسلام میں ہاتھ کاٹنا ہے۔ اگر جھوٹی گواہی کی بنا پر ہاتھ کاٹ دئے جائیں تو معصوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ ایک طرف تو سزا سخت ہے لیکن دوسری طرف اسلام میں گواہی کا معیار بہت اونچا ہے۔ یہ مبنی بر حکمت تعلیم اسلام اور قرآن کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔

☆ حدیث میں آتا ہے کہ علم حاصل کرو خواہ چین ہی جانا پڑے۔ کیا یہ چینی علم کی برتری ہے یا لمبا فاصلہ مراد ہے؟

حضور نے فرمایا آنحضرتؐ کو چین کا علم تھا اور بعض صحابہ چین تک پہنچے اور وہاں ان کی قبریں بھی موجود ہیں۔ ایک دوری اور دوسرے سفر کی صعوبتیں علم کی خاطر برداشت کرنا مراد ہے۔

☆ ایڈز کو طاعون کہا جاتا ہے کیا کسی احمدی کو یہ بیماری ہو سکتی ہے؟

حضور نے فرمایا اگر ویسی حرکتیں کرے گا تو ہو سکتی ہے۔ حادثات کا بھی ایک پہلو ہے مثلاً ڈاکٹر کو اگر آپریشن کے دوران ایڈز کے مریضوں کے خون سے رابطہ ہو جائے یعنی آلات جراحی وغیرہ کے ذریعہ سے تب بھی بیماری ہو سکتی ہے۔

☆ ایم ٹی اے کے دوطرفہ مستقل نظام کے اجراء میں کتنی تاخیر ہے؟

حضور نے فرمایا ابھی صحیح معلوم نہیں۔ اس میدان میں سید نصیر شاہ صاحب مصروف انتظام ہیں۔

☆ کتاب نشان آسمانی میں حضرت مسیح موعودؑ نے استخارہ کے دوران ۲۱ مرتبہ سورہ یاسین اور ۳۰۰ دفعہ درود پڑھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور تبصرہ فرمائیں خاص طور پر اگر سورہ یاسین یاد نہ ہو تو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ عوام کے لئے نہیں ہے۔ یہ پاک بننے کا موقعہ فراہم کیا گیا ہے۔ ایک طریق بتایا گیا ہے۔ فلسفہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے ذریعے مسیح موعود کو پہچان لیں گے۔ (ا۔ م۔ چ)

سلام بحضور مہدی دوراں
علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلام اس پر مسیح آخر زماں جس نے لقب پایا
سلام اس پر فرشتوں کے پروں کا جس پہ تھا سایا
سلام اس پر جو دنیا میں فقط اللہ سے ڈرتا تھا
سلام اس پر کہ جس کا وقت مسجد میں گزرتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے نوکری اللہ کی کرلی
سلام اس پر کہ جس نے اپنی جھولی نور سے بھرلی
سلام اس پر جو دشمن کو دلائل سے ہراتا تھا
سلام اس پر بچے ٹکڑے جو دسترخواں کے پاتا تھا
وہ جس کے آج لنگر سے ہزاروں پیٹ بھرتے ہیں
وہ جس کے خادموں کی آج ہم تعظیم کرتے ہیں
سلام اس پر ہوا ناکام جس کا ہر کوئی دشمن
سلام اس پر کیا آباد جس نے دیں کا پھر گلشن
سلام اس پر مصائب کون سے جس پر نہیں ٹوٹے
سلام اس پر مقدمے قتل کے جس پر بنے جھوٹے
سلام اس پر بہے ذکر نبیؐ پر آنکھ سے آنسو
سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا آج ہیں ہر سو
سلام اس پر تھے جس کی بات میں طاقت، اثر دونوں
گواہ جس کی صداقت کے ہوئے شمس و قمر دونوں
سلام اس پر خدا کا جس سے تھا یہ وعدہ برحق
تری تبلیغ پہنچاؤں گا دنیا کے کناروں تک
سلام اس پر کہ تھی اللہ کی خاطر جس کی ہر حرکت
لباس پاک سے ڈھونڈیں گے جس کے بادشاہ برکت
وہ جس کے اہل خانہ اور سارے جاننے والے
رہے طاعون سے محفوظ اس کو ماننے والے
ہوا جس کی دعا سے ختم پنڈت لیکھرام آخر
ہر اک میدان میں جیتا محمدؐ کا غلام آخر
سلام اس پر بہشتی مقبرہ جس کی نشانی ہے
جو اس میں دفن ہو وہ احمدی جنت مکانی ہے
سلام اس پر ہوا نازل جو عیسیٰؑ کا بدل بن کر
سلام اس پر ہوا مبعوث جو حکم و عدل بن کر
وصال ابن مریم کو زمانے میں کیا ثابت
رسول پاک کو افضل دکھانے میں کیا ثابت
وہ جس نے قدرت ثانی کی بعد اپنے بشارت دی
غلاموں کو خدا نے جگ سے ٹکرانے کی جرات دی
وہ اٹھ کر قادیاں سے چھا گیا تھا سارے عالم میں
بھلائی کا جو مینہ برسا گیا تھا سارے عالم میں
سلام اس پر خدا سے جس نے رحمت کا نشاں مانگا
زمانے کے لئے تھا خود کی خاطر تھا کہاں مانگا
سلام اس پر ہوا ہر لفظ پورا پیشگوئی کا
زمانے بھر نے دیکھا آنکھ سے انجام ڈوئی کا
جو کہتا تھا زمانہ بات میری ٹال کر دیکھے
خدا کے شیر پر یہ ہاتھ اپنا ڈال کر دیکھے

(مبشر خورشید پاکستان)

ازواج النبی ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

(عبدالماجد طاہر۔ لندن)

آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی والدہ کانام زینب تھاجو اپنی کنیت ام رمان کے نام سے مشہور تھیں اور آپ کا تعلق قبیلہ تیم قریش سے تھا۔ (یہ قبیلہ اپنی سخاوت بہادری امانت اور صائب الرائے ہونے کی وجہ سے بہت مشہور تھا)۔ آپ کی پیدائش ۴ نبوی میں ہوئی۔

آنحضرت ﷺ سے نکاح سے قبل حضرت عائشہؓ کی نسبت جبیر بن مطعم سے طے ہوئی تھی لیکن کسی وجہ سے یہ نسبت منقطع ہو گئی تھی۔ (الاصابه فی تمییز الصحابه - ابن حجر عسقلانی - الجزء الرابع صفحه ۳۴۸- دارالکتب العربی بیروت)۔

رؤیا میں حضرت عائشہ کی تصویر

جب آنحضرت ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد دوسری بیوی کے انتخاب کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ حضورؐ کو اس انتخاب کی اطلاع دی۔ آنحضرت ﷺ نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت جبریلؑ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے ایک ریشمی رومال پیش کر کے عرض کیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے دنیا و آخرت میں۔ آپؐ نے رومال لے کر دیکھا تو اس پر حضرت عائشہؓ بنت ابو بکرؓ کی تصویر تھی۔ (الاسدالغابه فی معرفة الصحابه ابن اثیر المجلد الخامس صفحه ۵۰۳ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت عائشہؓ خود بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے رؤیا میں تین بار دکھائی گئی ہو۔ ایک فرشتہ سفید رنگ کے ریشم میں تمہاری تصویر لایا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ جب میں نے کپڑا ہٹا کر چہرہ دیکھا تو اندر سے تمہاری تصویر نظر آئی۔ تو میں نے کہا کہ اگر اللہ کا یہ منشاء ہے تو وہ خود ہی اس کو پورا فرمائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہؓ باب فی فضل عائشہؓ)

حضرت ابو بکر الصدیقؓ کے گھر شادی کے لئے پیغام

حضرت خولہ بنت حکیمؓ جو حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی طرف سے آپ کے والدین کے ہاں شادی کا پیغام لے کر گئیں۔

حضرت خولہؓ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے خود بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے حضرت عائشہؓ کے لئے شادی کا پیغام لے کر حضرت ابو بکر الصدیقؓ کے گھر گئی۔ گھر میں حضرت عائشہؓ کی والدہ حضرت ام رومان موجود تھیں۔ میں نے ام رمان سے مخاطب ہو کر کہا "ما ادخل الله علیکم من الخیر والبرکة" کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا ہی بڑا فضل اور خیر و برکت نازل فرمائی ہے۔

اس پر ام رمان نے کہا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے عائشہ کے لئے رشتہ کا پیغام لے کر آئی ہوں۔ اس پر ام رمان نے کہا میں چاہتی ہوں کہ تم ابو بکر کا انتظار کر لو وہ آنے ہی والے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ تشریف لے آئے۔ میں نے شادی کا پیغام انہیں دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا عائشہ تو آنحضرت ﷺ کے بھائی کی بیٹی ہے تو کیا بھائی کی بیٹی سے رشتہ ہو سکتا ہے؟ حضرت خولہ بنت حکیم بیان کرتی ہیں کہ میں حضورؐ کے پاس آئی اور حضرت ابو بکرؓ کی بات دہرائی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم واپس جاؤ اور ابو بکرؓ سے کہو کہ "انت اخی فی الاسلا" کہ تم میرے اسلامی بھائی ہو۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب سن کر رضامندی ظاہر کر دی اور اپنی بیٹی عائشہ کا نکاح آنحضرت ﷺ سے کر دیا۔ (الاصابه فی تمییز الصحابه ابن حجر عسقلانی الجزء الرابع صفحه ۳۴۸، دارالکتاب العربی بیروت)

حضرت عائشہ کا نکاح

حضرت عطیہؓ نکاح کا واقعہ اس طرح بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔ ان کی انا آئی اور ان کو ساتھ لے گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے آکر نکاح پڑھایا۔ حضرت عائشہؓ خود بیان کرتی ہیں کہ جب میرا نکاح ہوا تو مجھ کو خبر تک نہ ہوئی۔ جب میری والدہ نے باہر نکلنے میں روک ٹوک شروع کی تب میں سمجھی کہ میرا نکاح ہو گیا ہے۔ اس کے بعد میری والدہ نے مجھے سمجھا بھی دیا۔ (طبقات ابن سعد الجزء الثامن صفحه ۴۰)۔

نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر سات سال تھی۔ آپ کا نکاح ہجرت مدینہ سے تین سال قبل ۱۰ نبوی میں ہوا۔

آپؓ کی ہجرت مدینہ

سنہ ۱۳ نبوت میں آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکر الصدیقؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ مدینہ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت ابو بکرؓ نے عبداللہ بن اریقطؓ کو مکہ بھیجا تاکہ وہ حضرت ام رومان، حضرت عائشہؓ اور آپ کی بہن اسماءؓ کو مدینہ لے آئیں چنانچہ اس طرح آپ اپنی والدہ اور بہن کے ساتھ مدینہ روانہ ہوئیں۔ مدینہ پہنچ کر آپ سخت بخار میں مبتلاء ہوئیں۔ (تاریخ الطبری، تاریخ الامم والملوک، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، المجلد الثانی صفحه ۱۰ دارالکتب العلمیه، بیروت لبنان)

تقریب رخصتانہ

حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ ہجرت مدینہ کے بعد ۲ ہجری میں ہوا۔ جبکہ آپ کا نکاح حضرت سودہ بنت زمعہؓ کے نکاح کے ساتھ ہجرت مدینہ سے تین سال قبل ماہ شوال میں ۱۰ نبوی میں ہوا تھا۔ آپؓ آنحضرت ﷺ کی واحد بیوی تھیں جو کنواری تھیں۔ (اصابه فی تمییز الصحابه لابن حجر عسقلانی، الجزء الرابع صفحه ۳۴۹ دارالکتاب العربی بیروت)

حضرت عائشہؓ اپنے رخصتانہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے اور انصار کے بہت سے مرد و زن اکٹھے ہوئے۔ میرے پاس میری امی آئیں جب کہ میں کھجور کے درختوں کے ساتھ بندھا ہوا اپنا جھولا جھول رہی تھی۔ میری امی نے مجھے جھولے سے اتارا۔ میرے بال سنوارے اور میرا منہ دھویا۔ (ایک روایت میں ہے کہ جو انصاری عورتیں ہمارے گھر آئی ہوئی تھیں انہوں نے میرا منہ وغیرہ دھویا اور مجھے تیار کیا) پھر میری امی مجھے لے کر گھر آئیں اور دروازے کے پاس کچھ دیر ٹھہریں۔ پھر رسول کریم ﷺ کے پاس مجھے لے گئیں جو ایک کمرے میں ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ وہاں مجھے بٹھایا اور کہا یہ تمہارے خاوند ہیں۔ اللہ تعالیٰ تیرے لئے انہیں مبارک کرے اور ان کے لئے تجھے مبارک کرے۔

پھر لوگ چلے گئے اور یوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ میری شادی ہمارے گھر میں ہوئی۔ اس موقع پر نہ کوئی اونٹ ذبح ہوا اور نہ کوئی بکری۔

حضرت سعد بن عبادہؓ نے دودھ کا ایک بڑا پیالہ ہمارے ہاں بھجوایا اور وہ یہ پیالہ عموماً حضورؐ کی خدمت میں بھجوایا کرتے تھے۔ حضورؐ نے پہلے اس پیالہ سے دودھ پیا اور پھر مجھے عطا فرمایا اور میں نے شرماتے ہوئے دودھ پیا۔ بعد میں آپؓ رخصت ہو کر اپنے نئے گھر آئیں۔ یہ گھر ایک چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھا جو مسجد کے گرد مختلف حجرات میں ایک تھا۔ کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ اس میں ایک گدیلا زمین پر بچھایا گیا جس میں کھجور کے پتے تھے۔ اس بستر کے نیچے صرف ایک چٹائی تھی اور دروازہ پر بالوں کا بنا ہوا ایک پردہ تھا۔

پس یہ حضرت عائشہؓ کا حجرہ عروسی تھا جہاں آپ نے اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کیا۔ [(۱) صحیح مسلم، کتاب النکاح، بات تزویج الاب البکر الصغیره - (۲) تراجم سیدات بیت النبوةؐ الدکتور عائشه عبدالرحمان بنت الشاطی صفحه ۲۷۰ - مطبع دارالریان للتراث القاهره]۔

تاریخ الطبری میں لکھا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ ہوا تو اس وقت آپ کی والدہ ام رومان مدینہ کے مضافات میں ایک جگہ السنح نامی میں مقیم تھیں۔ انصار کی عورتوں نے وہاں جمع ہو کر حضرت عائشہؓ کو رخصتانہ کے لئے آراستہ کیا۔ [تاریخ الطبری، تاریخ الاسم والملوک، ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المجلد الثانی دارالکتب العلمیه بیروت لبنان]۔

حضرت عائشہؓ کا جب آنحضرت ﷺ سے نکاح ہوا تو اس وقت آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصتانہ ہوا تو آپ بارہ سال کی تھیں اور جب حضورؐ نے وفات پائی تو حضرت عائشہؓ کی عمر اکیس (۲۱) سال تھی۔ اس طرح آپ کا حضور ﷺ کے ساتھ رفاقت کا عرصہ نو (۹) سال کا ہے۔

حضرت عائشہؓ بتاتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کا نکاح شوال کے مہینہ میں ہوا اور پھر تین سال بعد رخصتانہ بھی شوال کے مہینہ میں ہوا۔ پس آنحضرت ﷺ کی کوئی ایسی بیوی نہیں جو مجھ سے زیادہ خوش نصیب ہو۔

حضرت عائشہؓ اس بات کو بہت پسند کرتی تھیں کہ ان کے خاندان کی عورتوں کی شادی ماہ شوال میں ہو۔ [صحیح مسلم کتاب النکاح باب استحباب التزویج والتزیج فی شوال و استحباب الدخول فیه]۔

آنحضرت ﷺ کی حضرت عائشہ سے محبت

آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بہت محبت تھی۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"حبك یا عائشة فی قلبی کالعروة الوثقیٰ"

اے عائشہؓ میرے دل میں تیری محبت ایک مضبوط کڑے کی طرح ہے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبت کس سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے کس سے؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ کے باپ سے۔ پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کس سے؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطابؓ سے۔ اس طرح آپ نے پھر بعض اور صحابہ کے نام بھی گنوائے۔ [صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب فی فضائل ابی بکر الصدیقؓ]۔

اے عائشہ! میں تمہارے لئے ابوزرع کی طرح ہوں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے مجھے "ام زرع" والا واقعہ سنایا۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک مجلس میں گیارہ عورتیں اکٹھی بیٹھتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے خاوند اور اس کے والدین کے بارہ میں شکوے شکایتیں بیان کرتی ہے اور اپنے خاوند کے متعلق کسی بات کو نہیں چھپاتی۔ حضورؐ نے فرمایا جب دس عورتیں اپنے خاوندوں کے بارہ میں بیان کر چکیں تو آخر پر "ام زرع" کی باری آئی۔ اس نے اپنے خاوند "ابوزرع" کی بہت تعریف کی اور اس کی بہت سی خوبیاں بیان کیں۔ اس کے نیک اوصاف، حسن اخلاق، اور نہایت ہی عمدہ سلوک کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ بات بیان کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا:

"کنت لك کابی زرع لام زرع"

اے عائشہ میں تمہارے لئے اسی طرح ہوں جس طرح ابوزرع اپنی بیوی ام زرع کے لئے تھا۔ (صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابهؓ باب فضل عائشهؓ)

فرط محبت سے پیشانی پر بوسہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اپنی جوتی کو پیوند لگا رہے تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی میں نے دیکھا کہ حضور کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا ہے اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ اور بڑھ رہا ہے۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر سراپا حیرت بن گئی۔ حضورؐ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا عائشہ! حیران سی کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ حضور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینہ کے اندر چمکتا دمکتا نور ہے۔ بخدا اگر ابو کبیر ہزلی حضورؐ کو دیکھ پاتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا اس کے اشعار کیا ہیں؟ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنایا:

و مبری من کل غیر حیضة
و فساد مرضعة وہ داء معضل
و اذا نظرت الی سرة وجهه
برقت برق العارض المتهلل

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے مبرا ہیں۔ ان کے درخشاں چہرہ پر نظر کرو تو یوں معلوم ہوگا کہ نہایت روشن اور چمکدار برق اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔

حضورؐ نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے رکھ دیا۔ اور میری پیشانی کو چوما اور زبان مبارک سے فرمایا:

"ما سررت منی کسروری منك"

کہ اے عائشہ جو سرور مجھے تجھ سے حاصل ہوا ہے اس قدر سرور تجھے میرے نظارہ سے نہ ہوا ہوگا۔

[رحمته للعالمین جلد دوم صفحه ۱۱۳]

میرا دل اللہ کی محبت سے ہمیشہ لبریز رہتا ہے

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو اس کا بھی مجھے علم ہو جاتا ہے اور جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے تو اس کا بھی مجھے علم ہو جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضورؐ کس بات سے آپؐ پہچان جاتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے تو اس طرح پر قسم کھاتی ہے "لا ورب محمد" یعنی قسم ہے محمد کے رب کی اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو اس طرح پر قسم کھاتی ہے "لا ورب ابراہیم" یعنی قسم ہے ابراہیم کے رب کی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا بیشک اسی طرح ہے۔ خدا کی قسم یا رسول اللہؐ جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں تو صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں۔ البتہ آپ کی محبت سے میرا دل ہمیشہ لبریز رہتا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا۔ [صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابهؓ باب فی فضل عائشهؓ]۔

آپؓ کی آنحضرت ﷺ سے محبت

حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لئے کھانا منگوایا اور کہنے لگیں کہ جب میں سیر ہو کر کھانا کھاؤں تو مجھے ضرور رونا آتا ہے۔ مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے حیرانگی سے پوچھا وہ کیوں؟ تو فرمانے لگیں کہ مجھے رسول کریم ﷺ کا وہ زمانہ یاد آجاتا ہے جب آپ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ خدا کی قسم آپؐ نے کبھی ایک دن میں دو بار سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ [ترمذی،

ابواب الزهد، باب ما جاء فی معيشة النبی ﷺ و اهله]۔

حضرت مقدام بن شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بعض اوقات میں اپنے مخصوص ایام کے دوران ہڈی سے گوشت کھاتی اور پھر اسے حضور ﷺ کو پیش کرتی تو آپؐ اس جگہ سے گوشت کھاتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا۔ اور بعض دفعہ پانی پینے کے بعد حضور کو پیالہ تھماتی تو حضور اسی جگہ سے پانی پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا تھا۔ [سنن ابی داؤد ، کتاب الطهارة، باب مؤاكلة الحائض و مجامعتها]۔

آنحضرت ﷺ کی یاد میں آنسو!

حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں حضرت عائشہؓ کی زندگی کا ایک اور واقعہ جو آپ کی حضور اکرمؐ سے بے پناہ محبت پر دلالت کرتا ہے بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :

"جب کسریٰ کو شکست ہوئی اور مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو ان میں کچھ ہوائی چکیاں بھی تھیں جن سے باریک آٹا پیسا جاتا تھا۔ اس سے پہلے مکہ اور مدینہ کے رہنے والے سل بٹہ پر دانوں کو پیس لیا کرتے تھے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اڑا کر روٹی پکا لیا کرتے تھے۔ جب مدینہ میں ہوائی چکیاں آئیں اور ان سے باریک میدہ تیار کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ پہلا آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش کیا جائے تا کہ سب سے پہلے آپ ہی اس آٹے کی نرم نرم روٹی کھائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق وہ آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے ایک عورت کو دیا کہ وہ اسے گوندھ کر روٹی تیار کرے۔ جب میدے کے گرم گرم اور نرم نرم پھلکے تیار کر کے آپؓ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک لقمہ توڑا اور اپنے منہ میں رکھ لیا مگر وہ لقمہ ابھی آپ نے اپنے منہ میں ڈالا ہی تھا کہ آپؓ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ دیکھنے والی عورتیں حیران رہ گئیں کہ آپ کے آنسو کیوں گرنے لگے ہیں۔ چنانچہ کسی نے آپ سے پوچھا خیر تو ہے کیسی عمدہ اور نرم روٹی ہے اور آپ کے گلے میں پھنس رہی ہے۔ انہوں نے جواب دیا میرے گلے میں یہ روٹی اپنی خشکی کی وجہ سے نہیں پھنسی بلکہ اپنی نرمی کے باعث پھنسی ہے۔ رنج کے واقعات نے مجھے رنجیدہ نہیں کیا بلکہ خوشی کی گھڑیوں نے مجھے افسردہ بنا دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب محمد ﷺ ہم میں موجود تھے انہی کی برکت سے آج یہ نعمتیں ہمیں میسر ہیں مگر آپ کا یہ حال تھا کہ مدتوں گھر میں آگ نہیں جلتی تھی اور اگر روٹی پکتی بھی تو اس طرح کہ ہم سل بٹہ پر غلہ پیس لیا کرتے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ یہ نعمتیں جس کے طفیل ہمیں میسر آئی ہیں وہ تو آج ہم میں موجود نہیں کہ ہم یہ نعمتیں اس کے سامنے پیش کرتے۔ اور دولتیں اس کے قدموں پر نثار کرتے لیکن ہم جن کا ان کامیابیوں کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ خیال تھا جس نے مجھے تڑپا دیا اور جس کی وجہ سے میدے کا نرم نرم لقمہ بھی میرے گلے میں پھنس گیا"۔

(تفسیر کبیر جلد ۹، صفحہ ۱۶، ۱۷)

آنحضرت ﷺ کا حضرت عائشہؓ سے دوڑ میں مقابلہ

رسول کریم ﷺ اپنی ازواج سے بہت دلداری کا سلوک فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں، میں حضورؐ کے ساتھ تھی۔ حضورؐ نے میرے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا اور میں آگے بڑھ گئی۔ لیکن ایک اور موقعہ پر جب کہ میں کچھ موٹی ہو گئی تھی پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا تو اس مرتبہ حضورؐ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ اور فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔ [ابوداؤد ، کتاب الجهاد، باب فی السبق علی الرجل]۔

اہل حبشہ کا کھیل مجھے سہارا دے کر دکھلایا

عید کے موقع پر اہل حبشہ ڈھال اور برچھی سے اپنے کھیل اور مہارت کے فن دکھاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ شاید میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا یا آپؐ نے خود فرمایا کہ کیا ان کے کھیل کے کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا ہاں! تب آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے اسطرح کھڑا کر لیا کہ میرا رخسار آپؐ کے رخسار کے ساتھ تھا۔ آپؐ کھیلنے والوں کا خوب حوصلہ بڑھاتے رہے۔ پھر میں خود ہی تھک گئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا بس کافی ہے۔ میں نے کہا ہاں تو آپؐ نے فرمایا اچھا تو جاؤ۔ [صحيح مسلم ،کتاب العيدين، باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصية فی ايام العيد]۔

جنگ بعاث کے نغمے

آپ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں میرے پاس بیٹھی جنگ بعاث کے نغمے سنا رہی تھیں۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو آپؐ اپنے بستر پر آکر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے تو ان لڑکیوں کو گاتے دیکھ کر مجھے ڈانٹا اور فرمایا رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی گانا؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! ہر قوم میں عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔ [صحيح مسلم ،کتاب العيدين ، باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصية فی ايام العيد]۔

حضرت عائشہؓ کی گڑیاں

حضرت عائشہ کی شادی چونکہ بہت چھوٹی عمر میں ہوئی تھی اس لئے آپ اپنی شادی کے بعد ابتدائی سالوں میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ جب میرا رخصتانہ ہوا اور میں رخصت ہو کر آنحضرت ﷺ کے گھر آئی تو میری گڑیاں میرے ساتھ تھیں۔ [صحيح مسلم، کتاب النكاح، باب تزويج لأب البكر الصغيره]۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ گھر میں تشریف لاتے تو نو عمری کی وجہ سے میں سہیلیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلتی ہوتی۔ حضورؐ کو دیکھ کر میری سہیلیاں ادھر ادھر کونوں میں چھپ جاتیں۔ آپؐ وہاں سے ان کو بلاتے اور کہتے کہ عائشہ کے ساتھ کھیلو۔ [صحيح مسلم، کتاب فضائل الصحابہؓ باب فی فضل عائشةؓ]۔

حضرت عائشہؓ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے میرے کمرے کی الماری کے سامنے پردہ پڑا ہوا تھا۔ اتفاقاً ہوا چلی تو اس پردہ کا ایک کونہ اٹھ گیا۔ وہاں میں نے کچھ گڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا، اے عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ گڑیوں کے اندر کیا چیز رکھی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور یہ گھوڑا ہے۔ اس پر آپؐ نے اس کے پروں کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ یہ اس کے پر ہیں۔ حضور نے کچھ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟ یہ پر کیسے! اس پر حضرت عائشہؓ نے معصومانہ انداز میں جواب دیا کیا آپؐ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر ہوتے تھے۔ اس پر حضور بہت ہنسے اتنا ہنسے کہ آپ کے اندر کے دانت نظر آنے لگے۔ [ابوداؤد، کتاب الأدب، باب اللعب بالبنات]

شہداء کی قبروں پر ان کی بخشش کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت ﷺ کی باری میرے ہاں تھی۔ آپؐ نے لباس تبدیل کیا، جوتی اتاری، اور سونے کے لئے لیٹ گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے اندازہ لگایا کہ میں سو گئی ہوں۔ آپ آہستہ سے اٹھے ، کپڑے پہنے اور جوتی پہن کر باہر نکل گئے۔ میں جاگ رہی تھی۔ میں نے بھی اپنی اوڑھنی لی اور اچھی طرح چادر لپیٹ کر آپؐ کے پیچھے چل پڑی۔ میں نے دیکھا کہ آپ جنت البقیع میں پہنچے ہیں اور وہاں بڑی دیر تک دعا کرتے رہے پھر تین دفعہ اپنے ہاتھ اٹھائے اور اس کے بعد واپس مڑے تو میں بھی واپس چل پڑی۔ آپؐ کچھ تیز ہوئے تو میں بھی تیز چلنے لگی۔ آپؐ اور تیز ہوئے تو میں اور تیز چلی۔ چنانچہ آپ سے پہلے گھر پہنچ گئی اور جا کر بستر پر لیٹ گئی۔ آپؐ اندر آئے اور پوچھا عائشہ کیا بات ہے۔ تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تو ہے۔ مجھے صحیح صحیح بتاؤ ورنہ میرا لطیف و خبیر خدا مجھے بتا دے گا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں دراصل آپؐ کے تعاقب میں گئی تھی تا کہ معلوم کروں کہ آپؐ رات کے وقت کہاں جا رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو وہ سایہ کی طرح نشان تو تھی جسے میں کچھ فاصلے پر اپنے آگے چلتے دیکھتا رہا۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور یہ میں ہی تھی۔ آپؐ نے ایک ٹھوکا میرے سینے میں مارا۔ اور فرمایا کیا تو سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم اور زیادتی کریں گے۔ اور تیرا حق ماریں گے۔ تم نے ایسی بدگمانی کیوں کی؟ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ کئی لوگ دوسروں سے اپنی بات چھپاتے ہیں لیکن اللہ اسے جانتا ہے یعنی میری چوری پکڑی گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا بات دراصل یہ ہے کہ اسوقت جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے آہستہ سے اشارہ کیا تا کہ تجھے پتہ نہ چلے۔ تو میں نے بھی تجھ سے یہ بات چھپائی۔ اور میں نے یہ خیال کیا کہ تم سو چکی ہو اور تمہیں اٹھانا مناسب نہیں۔ بہر حال جبرائیلؑ نے مجھے باہر بلا کر کہا کہ تیرا رب تجھے حکم دیتا ہے کہ جنت البقیع میں شہداء کی قبروں پر جاؤ اور ان کی بخشش کے لئے دعا کرو۔ [صحيح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها]۔

حضورؐ کی حضرت عائشہؓ کے ہاں باری اور عبادت کیلئے حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرنا

حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا جو سب سے پیارا واقعہ یاد ہو وہ ہمیں سنائیں۔ اس پر حضرت عائشہؓ بہت روئیں اور کہا آپ کی تو ہر بات ہی پیاری ہے۔

ایک دفعہ رات کو آپ کی میرے ہاں باری تھی۔ آپ میرے بستر میں داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہ کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے تو آپ کا قرب اور آپ کی خواہش زیادہ عزیز ہے میں آپ کو اجازت دیتی ہوں۔ اس پر آپ نے پانی کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ رو رہے تھے۔ اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے حتی کہ آپؐ نے اپنے

۔ اسی دوران آپ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے کر اپنے والدین کے ہاں تشریف لے گئیں۔

ایک دن قضائے حاجت کے لئے ایک اور عورت کے ساتھ جو ان کی رشتہ دار تھی باہر گئیں۔ جو عورت ساتھ تھی اس نے اپنے بیٹے مسطح کا نام لے کر کہا کہ اس کا برا ہو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ایسا کیوں کہتی ہو۔ اس نے کہا ایسا کیوں نہ کہوں آپ کو پتہ نہیں۔ وہ تو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ جب حضرت عائشہؓ نے اس سے یہ بات سنی تو انہیں سخت صدمہ ہوا۔ وہ جوں توں کر کے گھر تو پہنچیں مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیماری کا پھر زور ہو گیا۔ انہوں نے اپنے والد اور والدہ سے پوچھا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں میں اس طرح بات مشہور ہو رہی ہے۔ اس پر ان کی والدہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا کیا ہوا جہاں سوکنیں ہوتی ہیں وہاں اس قسم کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ تجھے اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن حضرت عائشہؓ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ رونے لگ گئیں اور دو پہر تک یہی حالت رہی۔ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور حال پوچھ کر باہر چلے گئے۔ باہر جا کر آپؐ نے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلا کر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ حضرت عمرؓ اور اسامہؓ دونوں نے کہا یہ منافقوں کی پھیلائی ہوئی بات ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ ان کی لونڈی سے بھی پوچھ لیں۔ اگر کوئی بات ہوئی تو وہ بتا دے گی۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی لونڈی بریرہ سے پوچھا کہ کیا تجھے عائشہ کا کوئی عیب معلوم ہے۔ اس نے کہا میں نے عائشہ کا سوائے اس کے کوئی عیب نہیں دیکھا کہ کم سنی کی وجہ سے آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر کھا جاتی ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا کوئی ہے جو مجھے اس شخص سے بچائے جس نے مجھے دکھ دیا ہے۔ اس سے آپ کی مراد عبداللہ بن ابی ابن سلول سے تھی...... پھر رسول کریم ﷺ گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ عائشہ رو رہی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بات لوگوں میں مشہور ہو رہی ہے تم نے سنی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں سنی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دیکھو انسان سے گناہ ہو جاتا ہے۔ اگر تم سے غلطی ہو گئی ہو تو توبہ کر لو۔ اور اگر نہیں ہوئی تو خدا تمہاری براءت کر دے گا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے باپ حضرت ابو بکرؓ کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ اس کا جواب دیں۔ انہوں نے کہا مجھے تو اس کا کوئی جواب نہیں آتا۔ پھر انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ اس کا جواب دیں انہوں نے بھی کہا کہ میں کوئی جواب نہیں دے سکتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ جواب سن کر مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ میرے آنسو جو بہہ رہے تھے یکدم تھم گئے اور میں نے بڑے جوش سے کہا کہ وہ بات جو مشہور ہو رہی ہے اس کے متعلق اگر میں یہ کہتی ہوں کہ غلط ہے تو آپ مانیں گے نہیں۔ اور اگر کہتی ہوں کہ سچ ہے تو یہ جھوٹ ہے اس لئے میں اور تو کچھ نہیں کہتی وہی کہتی ہوں جو حضرت یوسفؑ کے باپ حضرت یعقوبؑ نے کہا تھا کہ ﴿فصبر جميل والله المستعان﴾ یہ کہہ کر میں وہاں سے اٹھی اور اپنے بستر پر آ گئی۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں :

﴿ان الذين جاؤ بالإفك عصبة منكم. لا تحسبوه شرا لكم. بل هو خير لكم. لكل امری منهم ما اكتسب من الإثم والذی تولی كبره منهم له عذاب عظيم﴾

(النور : ۱۲)

یقینا وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تمہی میں سے ایک گروہ ہے اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ درحقیقت تمہارے لئے اچھا ہوا۔ ان میں سے ہر شخص نے جو گناہ کمایا ہے اس کا وبال اسی پر ہے اور جو شخص (اس) گناہ کی کارروائی کا زیادہ تر ذمہ دار تھا اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

جب رسول کریم ﷺ پر یہ وحی نازل ہوئی تو آپ کا چہرہ روشن ہو گیا۔ اور آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا : اے عائشہؓ خدا نے تمہیں اس الزام سے بری قرار دے دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی والدہ نے یہ بات سنی تو انہوں نے کہا : عائشہ! رسول کریم ﷺ کا شکریہ ادا کرو۔ انہوں نے کہا میں تو اسی خدا کا شکر ادا کروں گی جس نے مجھے اس الزام سے بری قرار دیا ہے۔ [تاريخ الطبری لأبی جعفر محمد بن جرير الطبری، المجلد الثانی صفحه ۱۱۱ تا ۱۱٤، دارالكتب العلميه بيروت لبنان]۔ السيرة النبويه لابن هشام، الجزء الثالث صفحه ۱۸۷ تا ۱۹۱، دارالجيل بيروت لبنان]

آپؓ کا مقام طہارت و تقدس

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں میں، حفصہ، صفیہ اور سودہ اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ ، زینب وغیرہ دوسری ساری بیویاں تھیں اور تمام مسلمانوں کو علم تھا کہ حضور ﷺ مجھ سے زیادہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مغفرت کے بغیر آپ حمد کو پا ہی نہیں سکتے اور مغفرت کے لئے تسبیح کثرت کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۷ء مطابق ۳۱ صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۝ (سورہ الجمعہ: ۲)

اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ ملک ہے، بادشاہ ہے، قدوس ہے، پاک ہے، عزیز ہے، عزت والا اور غلبے والا ہے اور حکیم ہے، حکمتوں والا ہے۔ عزیز میں علم کا مضمون بھی داخل ہے جو صاحب عزت، جو علم کی وجہ سے صاحب عزت ہے، علم کی برتری اور اس کے کمال کی وجہ سے۔

گزشتہ خطبے میں میں نے سورہ فاتحہ کے حوالے سے یہ مضمون شروع کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو نصیحت فرمائی ہے کہ رمضان کے مہینے میں اگر بخشش کے بغیر گزر جاؤ تو ایک بڑی محرومی ہے تو اس سلسلے میں نماز ہمارے کام آتی ہے اور روزانہ پانچ مرتبہ ہماری بخشش کے سامان لاتی ہے اور سورہ فاتحہ کے جو اعلیٰ مضامین ہیں وہ ہمیں تمام روحانی ترقیات کی راہیں دکھاتے اور ہاتھ پکڑ کر ان تک پہنچنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ جمعہ کے بعد مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون کچھ ایسا علمی رنگ اختیار کر گیا کہ اکثر سننے والے جو دنیا بھر میں مختلف علمی معیار کے ہیں شاید اس سے استفادہ نہ کر سکیں۔ اور جہاں تک استغفار کا تعلق ہے اور بخشش کا تعلق ہے حمد اس سے بالا اوپر کا یعنی بعد کا مضمون ہے اور بخشش کا تعلق زیادہ تر تسبیح سے ہے۔ پس اس پہلو سے میں نے سوچا کہ آج کے جمعہ میں تسبیح کے مضمون پر میں زیادہ زور دوں اور اس مضمون کو بخشش کے ساتھ باندھ کر، جوڑ کر آپ کے سامنے کھولوں۔

جس آیت کریمہ کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورہ جمعہ سے لی گئی ہے اور سورہ جمعہ میں تسبیح کے ساتھ مضمون کا آغاز بتاتا ہے کہ وہ تمام اعلیٰ مقاصد جن کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تشریف لائے اور جن کا فیض دو زمانوں کو ملا گیا اور پہلے زمانے اور آخرین کے زمانے دونوں کو آپؐ کے فیض نے اکٹھا کر دیا اس مضمون کا آغاز تسبیح سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے بعد پھر وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو حمد سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس میں اس آیت کے حوالے سے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زمانے سے جوڑنے والی آیت ہے تسبیح کے مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

میں نے عرض کیا تھا کہ اکثر قرآن کریم میں جہاں کائنات کا ذکر ہے وہاں تسبیح کا مضمون ملتا ہے مگر حمد ضروری نہیں کہ بیان ہو اس سے پتہ چلتا ہے کہ کائنات کا آغاز خدا تعالیٰ کی ایسی صفات سے ہوا ہے جو ہر عیب سے پاک تھیں اور ان صفات کا عیب سے کلیۃً پاک ہونا لازماً تحمید کا مضمون پیدا کرتا ہے۔ مگر یہ جو دوسرا حصہ ہے یہ شعور سے تعلق رکھتا ہے، زیادہ تر شعور سے تعلق رکھتا ہے۔ پس تسبیح سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاکی بیان کی جائے۔ یہ بیان کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے احتمالی عیب سے کلیۃً پاک ہے اس میں کوئی بھی کمزوری نہیں اور جب یہ بات متحقق ہو جائے، ثابت ہو جائے کہ ایک چیز ہر قسم کی کمزوری سے کلیۃً پاک ہے تو اس کے بعد حمد کا مضمون لازماً ایک طبعی نتیجے کے طور پر شروع ہو جاتا ہے۔

پس تاریخی عمل کے طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تسبیح سے خدا تعالیٰ کی صفات کا مضمون شروع ہوتا ہے مگر تسبیح اور تحمید کے درمیان وقتی طور پر فاصلہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ کیوں کہ ہر پاکی بلا توقف ایک حمد کا مضمون پیدا کر دیتی ہے اور اس پہلو سے یہ دونوں اٹوٹ رشتہ رکھتے ہیں۔ ایسا رشتہ ہے کہ وہ لازم ملزوم ہیں گویا ایک کے بعد دوسری چیز کا پیدا ہونا ایک قطعی اور طبعی عمل کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ مثلاً آپ اپنی ذات میں سوچیں اگر آپ نے جھوٹ سے کلیۃً توبہ کر لی ہو تو یہ مضمون تسبیح سے تعلق رکھتا ہے، آپ نے پاکی اختیار کر لی۔ لیکن یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جھوٹ سے کلیۃً توبہ اختیار کر لی ہو اور سچے نہ بنے ہوں۔ پس اگرچہ پہلا حصہ منفی ہے ایک برائی سے پاکی کا مضمون ہے مگر جب اس کی نفی کلیۃً ہو جائے تو بعد میں حمد کا مضمون از خود لازماً جاری ہوگا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی شخص جھوٹ سے کلیۃً پاک اور صاف ہو اور کہیں سچا نہیں ہے۔ اسی طرح ظلم سے خالی ہونا، بدبختی سے جو دل کی شقاوت کہلاتی ہے عاری ہونا۔ یہ اپنی ذات میں اس حالت میں رہ ہی نہیں سکتا جب تک نرمی اور پیار اور شفقت دل میں داخل نہ ہو جائے۔ پس یہ کہنا کہ وہ ظلم سے کلیۃً پاک ہے لیکن رحمدل نہیں ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو آغاز بہرحال سبحان کے مضمون سے ہوتا ہے اور حمد کا مضمون اس کے اوپر قائم ہوتا ہے۔ پس سورہ فاتحہ کا آغاز حمد سے ہونے کا دراصل یہ مطلب ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا مقام تسبیح کے تمام مراحل طے کر گیا ہے اور اس بلند مقام پر آپ کا قدم ہے جس کا حمد سے تعلق ہے۔ اور اس پہلو سے امت محمدیہ کے اعلیٰ مقاصد اور اعلیٰ مناصب کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ مگر ہر نماز تسبیح سے شروع ہوتی ہے اور حمد میں داخل ہونے سے پہلے جو نماز میں داخل ہونے کا رستہ ہے اس کا گیٹ سبحان اللہ سے قائم کیا گیا ہے "سبحانک اللھم و بحمدک" اے اللہ تو پاک ہے "و بحمدک" اور تیری پاکی کا مطلب ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔

تو یہ وہ پہلو ہیں جن کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے نتیجے میں استغفار کا مضمون سمجھ آئے گا۔ اور چونکہ اس پچھلے جمعہ کا دراصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کی وضاحت کرنا تھا جس میں فرمایا کہ وہ بڑا محروم اور بدنصیب انسان ہے جو رمضان پا جائے، رمضان گزر جائے اور وہ بخشش سے خالی رہا ہو، بغیر بخشش کے اس کا رمضان گویا خالی گزر گیا۔ پس رمضان کا مہینہ بخشش سے گہرا تعلق رکھتا ہے اور بخشش کا مضمون پہلے تسبیح سے تعلق رکھتا ہے پھر حمد میں داخل ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت میں قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالے سے آپ کے سامنے کروں گا۔ پہلے تو جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا اکثر قرآن کریم کی آیات میں جہاں ذی شعور چیزوں کا ذکر نہیں ہے، ان چیزوں کا ذکر نہیں ہے جو ہمارے نقطہ نگاہ سے شعور رکھتی ہیں ان میں تسبیح تک بات ٹھہرا دی جاتی ہے اور حمد کی بات لازماً نہیں کی جاتی۔ مگر دو ایسی آیات بھی ہیں جہاں بظاہر بغیر شعور رکھنے والی چیزیں ہیں مگر ان کے ساتھ حمد کا مضمون بھی بیان فرمایا گیا ہے اور مضمون کو یوں کھول دیا کہ ان کی تسبیح اور ان کی حمد اس نوع کی ہے کہ تمہیں سمجھ آ نہیں سکتی۔ کیونکہ یہ شعور کی ایسی باریک اور ابتدائی حالتیں ہیں جن تک انسان کا ذہن پہنچ ہی نہیں سکتا۔ وہ اگرچہ شعور میں بہت آگے بڑھ گیا ہے لیکن اتنا آگے بڑھ گیا ہے کہ نیچے دیکھے تو اس کو اپنی ابتدا دکھائی ہی نہیں دیتی اس لئے وہ نہیں سمجھ سکتا کہ میں بھی ہر قدم شعور کی مختلف منازل سے گزرتا ہوا، احساسات کی مختلف منازل سے گزرتا ہوا اس مقام تک پہنچا ہوں۔ پس ان آیات میں یہ ایک سورہ جمعہ کی آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔

ایک سورہ الانبیاء کی آیت ہے اس میں فرمایا "ففھمنٰھا سلیمان و کلاً اتینا حکماً و علماً و سخرنا مع داوٗد الجبال یسبحن والطیر و کنا فاعلین" (آیت ۸۰)۔ اور ہم نے ان کے ساتھ

حضرت داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا "یسبحن والطیر" پہاڑ بھی تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔ اس کی تفسیر میں جانے کا یہ موقع نہیں مگر یہ یاد رکھیں کہ یہاں حمد کا لفظ نہیں آیا صرف تسبیح کا ذکر کرکے اس مضمون کو ختم فرما دیا گیا۔

ایک اور آیت اس مضمون کی سورہ النور میں ملتی ہے "انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق" ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو بھی مسخر کر دیا تھا جو شام کو بھی تسبیح کرتے تھے اور صبح بھی تسبیح کرتے تھے اور یہاں بھی حمد کا ذکر نہیں ہے۔ پھر اگلی آیت ہے سورہ نور سے لی گئی ہے "الم تر ان اللہ یسبح له من فی السمٰوٰت والارض والطیر صٰفٰت کل قد علم صلاته و تسبیحه واللہ علیم بما یفعلون" کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے "والطیر صٰفٰت" اور صف بستہ پرندے بھی۔ ہر ایک نے اپنی عبادت کا رنگ سیکھ لیا "کل قد علم صلاته" ہر ایک کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس نے کیسے خدا کی عبادت کرنی ہے "و تسبیحه" اور کیسے اس کی تسبیح کرنی ہے "واللہ علیم بما یفعلون" اور اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اس کا علم رکھتا ہے۔ یعنی تسبیح زبانی ہو یا ایسی مخفی زبان میں ہو جو انسان سن نہ سکے مگر اللہ کا علم جانتا ہے اس کے لئے سماعت کی بھی ضرورت نہیں کس رنگ میں وہ تسبیح کرتے ہیں اس کا علم باری تعالیٰ سے تعلق ہے۔

ان آیات کے بعد وہ آیتیں جن کا میں نے ذکر کیا تھا جس میں تسبیح اور تحمید کے مضمون کو اکٹھا بیان کیا گیا ہے مگر انہی چیزوں کے تعلق میں جو شعور نہیں رکھتیں ان میں سے ایک سورہ بنی اسرائیل کی آیت ہے "تسبح له السمٰوٰت السبع والارض و من فیهن و ان من شیء الا یسبح بحمده و لٰکن لا تفقهون تسبیحهم انه کان حلیماً غفوراً" (آیت ۴۵)۔ جو کچھ بھی سات آسمانوں میں اور زمین میں ہے "و من فیهن" اور جو بھی اس میں بستے ہیں وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو بھی ان میں بستے ہیں دونوں میں وہ اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں "و ان من شیء الا تسبح بحمده" اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو خدا تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ اس کی حمد نہ کرتی ہو "و لٰکن لا تفقهون تسبیحهم" لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ یہاں حمد کے سمجھنے کی نفی پھر بھی نہیں فرمائی گئی کیونکہ یہاں ہر چیز کو داخل کر لیا گیا ہے اور تسبیح کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی کہ تم انکی تسبیح کے انداز کو سمجھ نہیں سکتے "انه کان حلیماً غفوراً" اللہ تعالیٰ بہت ہی بردبار ہے اور بخشش فرمانے والا ہے۔ میں چونکہ بخشش کی طرف جلد سے جلد منتقل ہونا چاہتا ہوں اس لئے ان آیات کے تفصیلی حصے سر دست نظر انداز کر رہا ہوں۔ پھر بجلیوں کے حوالے سے فرمایا "و یسبح الرعد بحمده والملٰئکة من خیفته" کہ کڑکتی ہوئی بجلیاں خدا کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ کرتی ہیں اور فرشتے بھی "من خیفته" اس کے خوف سے۔ خدا تعالیٰ کے رعب کے نتیجے میں فرشتے بھی ایسی حالت میں تسبیح اور حمد کر رہے ہوتے ہیں۔

پس اب دیکھنا یہ ہے کہ اس رمضان میں تسبیح کے مضمون سے ہم کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تسبیح کا جہاں تک تعلق ہے اور انسانی زندگی سے جہاں تک تسبیح کا تعلق ہے **قرآن کریم سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ بخشش کے لئے تسبیح کا ہونا ضروری ہے۔** جہاں بھی بخشش کا مضمون ہے وہاں تسبیح کا مضمون بیان ہوا ہے اور حمد کا ذکر نہیں فرمایا گیا۔ پس بخشش کے بغیر انسان خدا تعالیٰ کی صفات کے حسن سے واقف ہو ہی نہیں سکتا۔ بغیر بخشش کے جس کا تسبیح سے تعلق ہے انسان اس بات کا اہل ہی نہیں بن سکتا کہ خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ جو حمد سے تعلق رکھتی ہیں ان کا تصور باندھ سکے یا حقیقتاً حمد کرنے کا اہل بن سکے۔

پس ہر گناہ کے بعد جو بخشش کا مضمون قرآن کریم میں بیان ہوا ہے وہاں سبحان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو ہر قسم کے شرک سے پاک ٹھہرانے کے تعلق میں بھی ہمیشہ سبحان کا لفظ استعمال ہوا ہے چند مثالیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آل عمران : ۱۹۲ میں ہے "ربنا ما خلقت هٰذا باطلاً سبحٰنک فقنا عذاب النار" کہ جب خدا کے پاک بندے اس کا ذکر کرتے ہیں اس پر غور کرتے ہیں اور کائنات پر اس کی یاد کے ساتھ غور کرتے ہیں تو بے اختیار ان کے دل سے آواز اٹھتی ہے "ربنا ما خلقت هٰذا باطلاً" اے ہمارے رب تو نے اس کائنات کو باطل پیدا نہیں کیا، بے مقصد اور ناحق پیدا نہیں فرمایا۔ "سبحٰنک" کائنات پر غور ہمیں بتاتا ہے کہ تو ہر عیب سے پاک ہے "فقنا عذاب النار" پس ہماری بخشش فرما۔ یہ مضمون ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے یعنی ہمیں بخش دے ہماری کمزوریاں دور فرما دے جیسا کہ تو عیوب سے پاک ہے، ہمیں بھی پاک کر تاکہ ہم آگ کے عذاب سے بچ سکیں۔

یہ بات خوب کھل جاتی ہے کہ بخشش نہ ہونے کے نتیجے میں انسان اپنے داغوں سے پاک نہیں ہو سکتا اور جو داغ ہیں جن کا وہاں رہنے کا حق نہیں ان کو لازماً جلانا ہوگا۔ کیونکہ جو بخشش کے پانی سے اپنے داغوں کو نہیں دھوتا وہ داغ پھر جلائے جاتے ہیں اور مادی دنیا میں بھی یہی دستور ہے۔ پس "فقنا عذاب النار" کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اسی حالت میں رہے تو ہمارا گویا کہ زبان حال سے تقاضا ہے کہ ہمارے داغوں کو جلاوے اور استغفار کا پانی جس داغ کو نہ دھو سکے اسے عذاب کی آگ ہی ہے جو جلاکر خاک کرتی ہے۔

حضرت یونسؑ کی دعا جو بعض صوفیاء کہتے ہیں کہ یہ کرنی نہیں چاہئے یہ تو بہت ہی گرم دعا ہے۔ یہ جو صوفیاء کی بعض باتیں ہیں خاص ان کی دلچسپی کی، وہ کہتے ہیں اتنی تیز دعا ہے اتنی گرم دعا ہے کہ آگ لگا دیتی ہے اس لئے اس سے بچ کے ہی رہو۔ اور وہ ویسی دعا ہے کہ اس کے بغیر بخشش کا تصور نہیں باندھا جا سکتا۔ ایسی عظیم دعا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل سے نکلی اور بخشش ساتھ ہی ہو گئی۔ انہوں نے جو ظلمات میں گھر کر، اندھیروں میں پڑ کر جس طرح سے خدا تعالیٰ کی بخشش طلب کی ہے وہ یہ الفاظ ہیں "لآ الٰه الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" اے میرے رب تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس کی طرف میں جا سکوں جس سے میں سہارا مانگ سکوں "سبحانک" شرک کی نفی سبحان کے مضمون کو چاہتی ہے۔ پس فرمایا تو ہر قسم کے شرک سے پاک ہے، ہر قسم کے عیب سے پاک ہے "انی کنت من الظالمین" میں ہی تھا جو ظالموں میں سے تھا۔

پس دیکھیں بخشش طلب کرنے کے لئے انبیاء نے بھی کیسے کیسے طریق ڈھونڈے، کیسی کیسی ادائیں اختیار کیں جن کے نتیجے میں انسان کا دل دہل جاتا ہے اور سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ بخشش نہیں فرمائے گا۔ پس ان دعاؤں کو اپنے پیش نظر رکھیں اس رمضان میں۔ یہ محض مثالوں کے طور پر نہیں بیان کر رہا، میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ ان دعاؤں سے جتنے بھی دن رمضان کے باقی ہیں جتنی راتیں بھی رہتی ہیں ان میں ان دعاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی بخشش کے سامان کی کوشش کریں۔

پھر بنی اسرائیل میں ہے "قل سبحان ربی هل کنت الا بشراً رسولاً"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے جب یہ تقاضے کئے گئے کہ تو بھی آسمان پر چڑھ اور اتر اس حالت میں کہ تیرے ہاتھ میں کتاب بھی ہو۔ اگر تو آسمان پر چڑھ کر دوبارہ اتر کے ہمیں نہیں دکھائے گا تو ہم نہیں مانیں گے کہ تو خدا کا رسول ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو مضمون سمجھایا اور کہا ان کو یہ جواب دے "قل سبحان ربی" کہہ دے میرا رب ہر عیب سے پاک ہے "هل کنت الا بشراً رسولاً" اور میں تو محض ایک بشر اور رسول ہوں۔ اس پہلو سے اگر میں بشر اور رسول ہوتے ہوئے تمہارا تقاضا پورا کروں تو یہ خدا پر عیب ڈالنے والی بات ہے۔ پس یہ تصور کہ کوئی انسان بشر بھی ہو اور رسول بھی ہو زندہ جسم سمیت آسمان پر چڑھ جائے یہ خدا تعالیٰ کو عیب دار کرنے والی بات ہے۔

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 00971 2352974
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Tel: 009712221731

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

کیونکہ جسمانی عروج کئی طرح سے خدا میں عیب ڈالتا ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ یہاں نہیں ہے، وہاں ہے جہاں جسم حرکت کر رہا ہے خدا تعالیٰ کی ہمہ گیری پر حرف آ جاتا ہے۔ جہاں سے حضرت عیسیٰؑ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے انہوں نے حرکت شروع کی کیا خدا وہاں نہیں تھا۔ اگر تھا تو پھر اوپر کیا کرنے جا رہے تھے۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف جسمانی حرکت ممکن ہی نہیں جہاں جسمانی حرکت کا تصور اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ آپ باندھیں گے وہیں خدا کی خدائی ختم ہو جائے گی۔ اور بیک وقت خدا پر یقین اور اس کی طرف جسمانی حرکت کا عقیدہ رہ ہی نہیں سکتے۔ اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں اشارۃً میں نے آپ کو بتادیا ہے۔ یہ موقع ہے اس کا "سبحان ربی هل کنت الا بشراً رسولاً" کہ اللہ جو ہر عیب سے پاک ہے اس کی طرف کوئی جسمانی حرکت ممکن نہیں ہے۔ جہاں جسم نے ایک جگہ چھوڑی اور خدا کی طرف جانے کے نام پر دوسری جگہ گیا وہاں کائنات بعض جگہوں میں خدائی سے خالی ہو گئی۔

پھر باغ والے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ باغ والے بدنصیب جو مونہہ اندھیرے جاتے تھے باغ میں تاکہ غریب لوگ حصہ نہ پالیں۔ وہ جو اپنے باغ کو دیکھ کر اپنی حمد کے گیت تو گاتے تھے کہ ہم نے بڑا کمال کر دیا مگر استغفار نہیں کرتے تھے۔ اور جب یہ کہتے تھے کہ ہم یہ فصل حاصل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کا حوالہ نہیں دیتے تھے کہ اگر اللہ چاہے گا تو ہم حاصل کر لیں گے، جب وہ ایک صبح اپنے باغ میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ سارا باغ کٹا پڑا ہے اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ ایسی کوئی آسمانی آفت وہاں پھر گئی جیسے خوفناک بعض دفعہ بگولے فصل کو تباہ کر دیتے ہیں۔ جو بھی آسمانی آفت کا حال تھا اس نے صبح تک کچھ بھی باغ کا باقی نہیں چھوڑا، تمام باغ زمین پر گرا ہوا پڑا تھا یا تمام فصل کٹی پڑی تھی۔ اس پر پھر آخری طور پر جب انہوں نے توبہ کی طرف رجوع کیا تو سورہ القلم میں یہ ان کے حوالے سے بیان ہے "قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین" انہوں نے کہا پاک ہے ہمارا رب ہم ہی تھے جو ظلم کرنے والے تھے گویا ہم نے اپنے ظلم کا نتیجہ دیکھا ہے، خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہم پر ظلم نہیں ہوا۔

اور حضرت موسیٰؑ کے متعلق بھی اس سے ملتے جلتے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جب آپ نے خدا تعالیٰ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے اپنا چہرہ دکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مجھے نہیں دیکھ سکتا جہاں تک جسمانی آنکھ کا تعلق ہے تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ ایسی ہی بات ہے جیسے خدا کی طرف جسمانی طور پر عروج ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ اس کی لطافتیں اس نوع کی ہیں کہ نہ جسم ایک جگہ سے حرکت کرکے دوسری جگہ خدا کے قریب ہو سکتا ہے نہ نظر اس کو دیکھ سکتی ہے کیونکہ وہ لطیف سے لطیف تر ہے۔ تو حضرت موسیٰؑ نے اپنی سادگی میں جیسا کہ ان کی ساری زندگی اس قسم کے سادہ بےتکلف سوالات سے بھری پڑی ہے اللہ تعالیٰ سے جو ان کا رشتہ ہے خاص انداز کا ہے تو انہوں نے کہا میں نے دیکھنا ہے تجھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مجھے نہیں دیکھ سکتا ہاں اگر تیرا اصرار ہے تو میں پہاڑ پر اپنی ایک تجلی کرتا ہوں اگر یہ پہاڑ باقی رہ گیا تو پھر تو مجھے دیکھ سکے گا اور جب تجلی ہوئی تو حضرت موسیٰؑ بےہوش ہو کے جا پڑے اور تجلی کی حالت بھی نہیں دیکھ سکے۔ ایسا جلوہ تھا کہ سوائے غش کے حضرت موسیٰؑ کے حصے کچھ بھی نہیں آیا۔ "فلما افاق" جب افاقہ ہوا، ہوش آئی تو کہا "سبحانک تبت الیک" تو پاک ہے اللہ! میں تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آتا ہوں۔ وہ میری غلطی تھی جو میں نے یہ مطالبہ کیا "و انا اول المؤمنین" میں دیکھ تو نہیں سکا مگر ایمان لانے والوں میں میں اول ہوں اب۔ میں نے ایسا جلوہ دیکھا ہے کہ اس کے بعد تیری تسبیح کے وہ مرتبے مجھ پر روشن ہوئے، وہ مقامات مجھ پر روشن ہوئے کہ اس پہلو سے میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور اول المومنین کا مطلب یہ نہیں کہ زمانے میں پہلا بلکہ انہوں نے کہا کہ میں اس مقام میں پہنچ چکا ہوں، اس مقام تک پہنچ گیا ہوں کہ اپنے دور میں مجھے پہلا مومن شمار ہونا چاہئے۔ یعنی اول المومنین میں یہ دعویٰ ہے اور واقعۃً اپنے دور میں اور اپنی شریعت میں آپ اول المومنین ہی تھے۔ یہ مراد نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالا آپ کو ایک مقام عطا کیا گیا جس کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

یہ ساری باتیں تسبیح کے ذکر میں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ بہت کثرت سے تسبیح کے حوالے قرآن کریم میں موجود ہیں مگر میں نے چند چنے ہیں۔ اب میں آپ کو دوبارہ نماز کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ دیکھیں نماز میں داخل ہونے اور سورہ الحمد تک پہنچنے سے پہلے، پہلا دروازہ اور گیٹ ہے جس کے کھلے بغیر آپ حمد تک جا ہی نہیں سکتے وہ "سبحانک اللھم" کا ہے۔ اور پھر فرمایا "و بحمدک" اے اللہ تو پاک ہے، ہر عیب سے پاک ہے۔ "و بحمدک" اور ہر عیب کے مقابل پر جو مثبت صفت ہے جو حمد کہلا سکتی ہے وہ تیرے اندر لازماً شامل ہے۔ یعنی تیری تسبیح اور تیری حمد کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں۔ تسبیح کا مضمون سمجھیں تو حمد کا مضمون از خود روشن ہوتا چلا جائے گا۔

پس اس رمضان مبارک میں سبحان کے مضمون کو سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو سب سے عظیم خدا تعالیٰ کا ذکر بیان فرمایا ہے جس کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دو کلمے جو ہلکے پھلکے ہیں زبان پر، بہت وزنی ہیں اللہ کے نزدیک۔ ان میں بھی یہی باتیں جوڑ کر بیان فرمائی گئی ہیں "سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم" اب یہ دو کلمے ہیں چھوٹے چھوٹے سے مگر ان میں حیرت انگیز گہرائی کے ساتھ تمام عارفانہ مضامین جو خدا کے تعلق میں ذہن میں آنے چاہئیں وہ بیان فرما دیئے گئے۔ "سبحان اللہ" اللہ ہر عیب سے پاک ہے لیکن محض عیوب سے پاک نہیں "و بحمدہ" بلکہ اپنی حمد کے ساتھ۔

اب جب میں نے پہلے بیان کیا کہ اگر عیب سے پاک ہوں تو اس کے مقابل پر جو حمد کی مثبت صفت ہے وہ از خود انسان میں پیدا ہونی چاہئے تو یہ کوئی ایسا قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ ہر صورت میں ضرور دکھائی دے۔ مثلاً ایک شخص مردانہ صفات سے عاری ہوتا ہے اس لئے پاک ہوتا ہے کہ مردانہ صفات سے ہی عاری ہوتا ہے۔ ایک عورت بھی ایسی ہو سکتی ہے یعنی اس کی پاکیزگی اس کی مجبوری کا دوسرا نام ہے۔ پس "و بحمدک" کا مضمون ان معنوں میں بھی لازماً صادق آنا چاہئے کہ جب ایک برائی سے پاک ہوں تو پھر حمد کے اندر سفر شروع کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ از خود آپ سچائی کے ہر مرتبے کو پا جائیں گے اگر آپ نے جھوٹ سے توبہ کرلی۔

تو "سبحان اللہ و بحمدہ" کے بعد فرمایا "سبحان اللہ العظیم" یعنی حمد کا مضمون لامتناہی ہے۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہی تم حمد کے مضمون پر عبور حاصل کرلوگے۔ اول تو سبحان کا مضمون بھی ایک جاری مضمون ہے جو عام روزمرہ کی زندگی میں اپنے آخری مرتبے تک حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا آپ اپنی برائیاں دور کرنی شروع کریں، اپنے داغ مٹانے شروع کریں ہر مٹتے ہوئے داغ کے پیچھے ایک اور داغ دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور یہ جو سفر ہے یہ صرف جھوٹ کے تعلق ہی میں ساری زندگی کا سفر ہے۔ اور اس مقام محمدی تک پہنچنا تو بہت دور کی بات ہے جہاں سبحان کا مضمون اس قدر کامل ہوگیا کہ آپ کا تعارف خدا کی حمد کے ساتھ کروایا گیا "الحمدللہ رب العالمین" اور بہت ہی عظیم مرتبہ ہے جو سورہ فاتحہ نے آپ کا بیان فرمایا۔ مگر ہم اس آخری عظیم مرتبے کو پا تو نہیں سکتے لیکن اس طرف حرکت کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ ہر حرکت سبحان کے ساتھ ہوگی، ہر قدم جو حمد کی طرف اٹھے گا وہ سبحان کے ساتھ اٹھے گا۔

پس اس پہلو سے **مغفرت کے بغیر آپ حمد کو پا ہی نہیں سکتے اور مغفرت کے لئے تسبیح کثرت کے ساتھ کرنا انتہائی ضروری ہے۔** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو دو کلمے ہمیں بتائے ہیں وہ "سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ العظیم" ان کا ورد آپ کے لئے بہت سی

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر، پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلی فون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL : 04504-201

FAX & TEL : 04504-202

بخششوں کا موجب بھی بنے گا اور بہت سے اعلیٰ مضامین بھی آپ کو اللہ تعالیٰ خود عطا فرمائے گا۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ بہت سے سننے والے صاحب علم نہیں ہیں اس لئے مجھے خیال آیا کہ اس مضمون کو نسبتاً آسان کرکے بیان کیا جائے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جو علم کے حصول کا طریق ہمیں بتایا ہے اس کے لئے کسی ظاہری دنیاوی علم کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے۔ "سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ" کے مضمون کو آپ سمجھ لیں تو بغیر کسی دنیاوی علم کے سہارے کے آپ اتنی ترقی کر سکتے ہیں کہ جو آپ کو ایک بے حقیقت انسان سے ایک عظیم انسان میں تبدیل کر دے گی کیونکہ ان کلمات کا جو اختتام ہے وہ یہ ہے "سبحان اللّٰہ العظیم" پاک ہے وہ اللہ جو بہت عظمتوں والا ہے۔

اور سورہ جمعہ سے جو میں نے آغاز کیا ہے وہ بھی اسی وجہ سے کہ آپ کو سمجھاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے برتر مقام حمد تو متصور ہو ہی نہیں سکتا۔ حمد کے آخری مقام تک آپ پہنچے ہیں یہاں تک کہ آپ کو سورہ الحمد عطا کی گئی جس میں دراصل حمد کرنے والا اول معنوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس کی حمد کرتے ہیں ایسی کامل کرتے ہیں کہ جواباً وہ آپ کو محمود بنا دیتا ہے اور حامد، محمود ہو جاتا ہے۔ حمد کرنے والا محمدؐ بن جاتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تفصیل کے ساتھ اور حیرت انگیز گہرائی کے ساتھ ہمارے سامنے کھولا ہے۔

(خطبہ کا مضمون جاری تھا کہ روزے کی حالت میں دیر تک بے حس و حرکت کھڑے رہنے کی وجہ سے ڈیوٹی پر موجود ایک پہرے دار کے گرنے پر حضور نے فرمایا:۔)

یہاں لمبے عرصے تک کھڑا نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ یہ کوئی بیماری نہیں ہے۔ بسااوقات سیدھا دیر تک کوئی کھڑا رہے تو بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے، وقتی طور پہ۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہمارے ایک پہریدار کے ساتھ ہوا تو لوگ گھبرا جاتے ہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ خدام الاحمدیہ میں ہم نے اکثر اجتماعات کے موقع پر دیکھا ہے کہ کھڑے کھڑے سارے اٹینشن دیر تک کھڑے رہے تو ایک دم غائب ہو جاتے ہیں تو یہ دیکھنا چاہئے، جو منتظمین ہیں ان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ جو کھڑے رہنے والا کام ہے اس میں جلدی جلدی ڈیوٹی بدلا کریں جہاں انسان اپنے ہاتھ پاؤں ہلا ہی نہیں سکتا۔ خیر یہ بھی ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں تسبیح کی بہت ضرورت ہے اللہ کے سوا کوئی بھی کسی قسم کے عیوب سے پاک نہیں ہے۔

اچھا اب میں آپ کو بتا رہا تھا کہ "سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ" میں جو مضمون سکھایا گیا ہے اس پر آپ غور کریں تو آپ کا سفر قدم قدم آپ کی زندگی کے سارے دائرے میں، ہر چھوٹے دائرے سے بھی تعلق رکھتا ہے، ہر بڑے دائرے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ یہ سفر اجتماعی بننے سے پہلے انفرادی طور پر ہر زندگی کے دائرے سے الگ الگ شروع ہوگا۔ اور یہ مضمون ہے جو میں پہلے بارہا کھول چکا ہوں لیکن اس رمضان کے حوالے سے پھر دوبارہ سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں سوائے اس علم کے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا کیونکہ اسی آیت میں جس کا میں نے انتخاب کیا تھا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو ایک عظیم معلم کے طور پر، ایسے معلم کے طور پر پیش فرمایا جو علم کے ساتھ ساتھ حکمتیں بھی بیان فرماتا چلا جاتا ہے۔ اور صرف عالم ہی نہیں بلکہ حکیم ہے اور اس پہلو سے جو خود جاہلوں میں سے تھا، امیین میں سے تھا وہ ساری دنیا کو علم سکھانے والا اور ساری دنیا کو حکمتیں سمجھانے والا بن گیا۔

پس سبحان کا مضمون جیسا کہ اس آیت میں پہلے بیان ہوا ہے "یسبح للّٰہ"

سبحان کا مضمون اتنا گہرا مضمون ہے کہ اگر آپ اس کو اچھی طرح سمجھ لیں تو لامتناہی ترقیات تک یہ مضمون آپ کو پہنچائے گا اور سبحان کے حوالے سے جو قدم اٹھے گا حمد کے مضمون میں داخل ہوتا چلا جائے گا۔

پس اس رمضان مبارک میں جب بھی آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور "سبحانک اللّٰھم" کہتے ہیں تو یہ سوچا کریں کہ کیا آپ ہر پہلو سے خدا کی تسبیح کے گیت گانے کا حق رکھتے ہیں۔ کیا واقعۃً آپ اللہ کی تعریف کر رہے ہیں کہ تو ہر ایک عیب سے پاک ہے۔

اس مضمون کا ایک اور پہلو التحیات کے آغاز میں انسان پر روشن ہوتا ہے جب ہم کہتے ہیں "التحیات للّٰہ والصلوات والطیبٰت" اور ہمیشہ جب میں یہ پڑھتا ہوں تو توقف کے ساتھ میں اپنا محاسبہ کرتا ہوں کہ اس نماز میں میں کوئی صلوٰۃ اور پاکیزہ باتوں کا تحفہ واقعۃً پیش بھی کر رہا ہوں کہ نہیں۔ اور اکثر دل شرمندہ ہوتا ہے کہ مونہہ سے کہہ رہا ہوں کہ صلوات کے تحفے لایا ہوں، طیبات کے تحفے لایا ہوں کون سی نئی پاکیزہ چیزیں ہیں جو میں نے اختیار کی ہیں جو خدا کے حضور پیش کر سکوں تو بسااوقات خالی طشتریاں ہیں جن میں بظاہر کچھ عقیدت کے پھول سجے ہوئے ہیں کچھ تحائف ہیں قیمتی، انسانی گوہر، انسانی صفات کے بظاہر، مگر جب آپ غور کریں تو پتہ لگتا ہے کہ خالی طشتری پیش ہو رہی تھی۔ اس وقت انسان سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اے خدا اس طشتری کو تو ہی بھر سکتا ہے اور ہم میں طاقت نہیں کہ ہم تیرے حضور ہمیشہ ہر نماز پر نئے نئے تحائف پیش کر سکیں۔

تو یہ سبحان والا مضمون بھی دراصل یہی ہے۔ جب آپ کہتے ہیں "سبحانک اللّٰھم" تو یہ لازماً سوچنا چاہئے کہ خدا کے ہر عیب سے پاک ہونے کو واقعۃً ہم قابل تعریف سمجھتے بھی ہیں کہ نہیں یا محض ایک زبانی جمع خرچ ہے۔ اور جب آپ کہتے ہیں ہاں ہم واقعی سمجھتے ہیں تو انسان کا اپنا کردار اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کو متہم کرنے لگتا ہے، مجھ میں یہ برائی بھی ہے، مجھ میں وہ برائی بھی ہے، مجھ میں وہ برائی بھی ہے اور میں یہ کہہ رہا ہوں "سبحانک اللّٰھم" اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے "و بحمدک" اور عیب سے پاک ہوئے بغیر کوئی حمد نصیب ہی نہیں ہو سکتی۔ اور چند کلموں کے بعد میں نے الحمد کے مضمون میں داخل ہونا ہے جو بہت عظیم مضمون ہے تو پھر میں کیا کروں کہ میری نمازیں مقبول ہو جائیں، میں کیا کروں کہ میری نماز کا آغاز ہی سچا ہو جائے اور ایک کھوکھلا، خالی دعویٰ نہ رہے۔

اس طرح غور کرکے اگر آپ نمازیں پڑھیں تو آپ کی ہر نماز میں سبحان کا مضمون ہی آپ کی ساری زندگی پہ چھا جائے گا۔ ناممکن ہے کہ کروڑ نمازیں بھی پڑھیں تو یہ مضمون اطلاق نہ پاتا ہو اور ہمیشہ نئے رنگ میں اطلاق نہ پاتا ہو۔ پس ایک ایک عیب کا احتساب کرنا ان معنوں میں جیسا کہ نماز نے ہمیں سکھایا ہے اور قرآن نے سکھایا ہے یہ وہ احتساب ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے رمضان میں فرمایا کہ جس نے رمضان "احتساباً" گزار دیا، جس نے رمضان ہمہ وقت اپنے نفس کا تجزیہ کرتے ہوئے گزارا ہے گہری نظر سے جائزہ لیتے ہوئے گزارا ہے کہ میں نے کیا پایا ہے، کیا کھویا ہے اس کو خدا تعالیٰ یہ خوش خبری دیتا ہے کہ اب اس رمضان کے دوران اس کے پہلے سارے گناہ بخشے جائیں گے۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو اچھی طرح سمجھ کر جماعت احمدیہ اس دنیا میں غیروں پر وہ حیرت انگیز امتیاز حاصل کر لے گی جس کا کوئی تصور ہی غیروں میں نہیں پایا جاتا۔ مسلمان کہلاتے تو ہیں مگر کوئی ان کو نہیں سمجھاتا کہ تمہاری مسلمانی کیسے بنے گی۔ کون سے قدم اٹھاؤ گے تو قرب الٰہی نصیب ہوگا۔ کون سے قدم اٹھاؤ گے تو نماز سلیقے کی ہو جائے گی اس کے بغیر پانچ وقت جو چاہے کرتے پھرو، پانچ وقت چھوڑ کر ہزارہا دفعہ خدا کے حضور حاضر ہو تمہاری نمازوں میں کوئی پھل نہیں لگے گا کیونکہ وہ خالی بالیاں ہیں جن میں بیج پڑا ہی نہیں۔ تو اپنی نمازوں کو، اپنی عبادتوں کے بیجوں سے بھر دیں، ان کو خالی دانے نہ رہنے دیں۔ اور سبحان کے اوپر اتنا غور کریں کہ آپ غور کرتے کرتے اس انکسار کے آخری مقام تک جا پہنچیں جس کے بعد آپ کو اپنا وجود غائب ہوتا، مٹتا ہوا دکھائی دینے لگے اور دل سے ہولناک چیخیں اٹھیں کہ اے خدا اس احتساب نے تو ہمارا کچھ رہنے ہی نہیں دیا، ہمارا سارا وجود غائب ہو گیا ہے۔ تو ہی تو ہے اس کے سوا کچھ

SATELLITE WAREHOUSE
MTV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 : 081 553 3611

باقی نہیں رہا۔

یہ نفی ہے جو دراصل "لآ الٰہ" کا مضمون بتاتی ہے۔ اپنے وجود کی نفی حقائق کے حوالے سے، فرضی باتوں کے حوالے سے نہیں، اپنے عیوب پر نظر رکھتے ہوئے، ایک ایک عیب کو پہچانتے ہوئے، اس کے داغوں کی نشاندہی کرتے ہوئے، اے خدا یہ بھی مجھ میں داغ ہے، یہ بھی داغ ہے، یہ بھی داغ ہے اور ہر زندگی کے دائرے میں یہ داغ ہیں۔ پس کس کس دائرے سے میں سفر شروع کروں اور کس طرح ان داغوں سے پاک ہو جاؤں۔ یہ جو مضمون ہے اس کو انبیاء سے بڑھ کر اور کوئی نہیں سمجھتا اس لئے ساری زندگی استغفار میں گزارتے ہیں یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کے وعدے کرتا ہے، کھول کر بیان فرما دیتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بھی معاف، تیرے اگلے بھی جن کو تو گناہ سمجھ رہا ہے جن کو تو داغ دیکھ رہا ہے اللہ کی نگاہ میں وہ داغ رہے نہیں۔

یہ وہ مضمون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے۔ جاہل دشمن سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ تیرے گناہ جو پچھلے تھے وہ بھی مٹ گئے جو اگلے تھے وہ بھی معاف کر دوں گا۔ ہرگز یہ مضمون نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ تو اپنی زندگی میں جو داغ دیکھ رہا ہے یہ تیرے انکسار کی انتہا ہے اور آئندہ زندگی بھی ہمیشہ تیری داغوں سے پاک ہی رہے گی۔ پس بخشش سے مراد یہ ہے کہ ہم نے تجھے داغوں سے صاف کر دیا ہے، تیری استغفار قبول ہو چکی ہے اور استغفار کا ایسا درجہ کمال تک مقبول ہو جانا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات میں ہمیں دکھائی دیتا ہے۔

پس یہ گناہوں کی طرف اشارہ کرنے والی آیت نہیں بلکہ گناہوں سے کلیۃً پاک ہو جانے والا مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے تبھی جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں بتایا تھا آپؐ کو **الحمد** عطا ہوئی ہے۔ **سبحان** کی ساری منازل آپؐ نے طے کی ہیں تب **الحمد** کے مضمون میں داخل ہوئے ہیں اور شریعت کو اور دین کو درجہ کمال تک پہنچا دیا گیا۔ پس ہم نے اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرنی ہے اور آپؐ ہی کے صدقے، آپؐ ہی کی بدولت ہم نے یہ سارے مضمون سیکھنے اور ان کو اپنی ذات میں جاری کرنا ہے۔ پس محض علمی اور عرفان کے مضامین کی بحث کے طور پر میں نے یہ باتیں نہیں چھیڑیں۔ میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ عملی اقدام ہے جو ہم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے خواہ کسی قسم کا علم رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، تسبیح کا مضمون سمجھ جائے پھر حمد کے مضمون اس پر از خود روشن ہونے شروع ہو جائیں گے اور تسبیح کے مضمون کے لئے سچائی ضروری ہے۔

کوئی سفر تسبیح کے مضمون میں ممکن ہی نہیں جب تک انسان کلیۃً سچا اور کلیۃً عادل نہ ہو۔

سچائی اور عدل یہ دو شرطیں ہیں جن کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کی تسبیح کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کر سکتا ہے اور موازنہ کر سکتا ہے۔

پس سچائی پر قائم ہو جائیں، عدل سے فیصلے کریں۔ اپنے قریب ترین انسان کے اندر بھی اگر کمزوری ہو تو اس سے مغفرت کا سلوک کریں مگر اس کو نظرانداز نہ کریں اس پر پردے نہ ڈالیں ان معنوں میں کہ گویا وہ کمزوری ہے ہی نہیں۔ تو دوسروں کے معاملے میں جب آپ یہ سلوک کریں، جب پیارے ہوں تو اس وقت یہ بات مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس حوالے سے سفر کی بجائے نفس کے حوالے سے سفر شروع ہوا ہے کیونکہ انسان کو سب سے زیادہ پیارا خود انسان ہوا کرتا ہے اپنے سے زیادہ پیاری اور کوئی چیز نہیں ہے کسی کو اور اس پیار کے تقاضے پورے کرنے والے جو وجود ہیں جتنا جتنا قریب ہوں اتنے پیارے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس آخری صورت اَنَا کی ہے انسان کا اندرونی نفس۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو آگے جا کر بہت کھولا ہے۔ آخری سورتوں میں بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں وہم ہے کہ تمہارے بچے، تمہارے اقرباء، تمہارے محبوب تمہیں اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ جب عذاب کا وقت آتا ہے، جب پکڑ کا وقت آتا ہے اس وقت پتہ چلتا ہے کہ تم کس قدر جہالت کی حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ یہ پیارے اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو پیارے ہو جہاں تمہارے پیار کا تصادم ان کے پیار سے ہوگا لازماً تم اپنے حق میں فیصلہ دو گے ان کے حق میں فیصلے نہیں دو گے۔ پس مائیں اپنے بچوں کو پیش کردیں گی کہ اے خدا یہ ہمارے عذاب کو ٹال دیں۔ مائیں کہیں گی میرے اور میرے عذاب کے درمیان یہ بچہ حائل ہو جائے مجھے نجات مل جائے۔ اس سے زیادہ اور خوفناک منظر کیا انسان سوچ سکتا ہے مگر قرآن کریم نے ان حقائق کو اتنی صفائی اور گہرائی کے ساتھ اس تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ انسان کے لئے غلط فہمی کی کہیں کوئی ادنیٰ گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔

پس تسبیح اگر ذات کے حوالے سے شروع ہوگی تو گرد و پیش کے تمام تعلقات میں یہ صحیح طور پر جاری ہو سکتی ہے ورنہ نہیں ہو سکتی۔ اپنے اوپر جھوٹا رحم نہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرح "ظلوماً جہولاً" ہو جاؤ یعنی اپنے نفس پر ایسی ظلم کی نگاہ ڈالنی کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کمزوری کو بھی نظر انداز نہ کرنا، کوئی رعایت نہ کرنی۔ اس پہلو سے دنیا کا کوئی نبی بھی ظلوم کہلانے کا مستحق نہیں ٹھہرا سوائے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی لئے سب سے بڑی امانت آپؐ کو عطا ہوئی ہے۔ جس کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں نے قبول کرنے اور اٹھانے سے انکار کر دیا اس امانت کو محمدؐ رسول اللہ نے آگے بڑھ کے اٹھا لیا۔ پس تسبیح کا مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے پورے وعدے ہوگئے، ہر قسم کی وضاحت ہو گئی کہ تجھے کوئی غم، کوئی فکر نہیں سب چیزیں تیری بخشی ہوئی ہیں پھر بھی عبادت کرتے رہے راتوں کو اٹھ کر، پاؤں سوج جاتے تھے عبادت کرتے ہوئے۔ پوچھنے والے نے پوچھا یا رسول اللہ! اب آپ کیا کرتے ہیں۔ فرمایا میں عبد شکور نہ بنوں؟ اتنا بڑا احسان۔ ساری کائنات میں میں ہی تو ہوں جو اس عظیم احسان کا مظہر بنایا گیا ہوں تو کیا میں بیٹھ رہوں گا اس کے بعد۔ میری زندگی کا سفر اب شکر کے مضمون میں داخل ہوا ہے اور یہ لامتناہی سفر ہے، کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

تو تسبیح سے تحمید اور تحمید سے شکر کے مضمون میں داخل ہوں تو آپ کی ساری زندگی بن جائے گی اور ایک زندگی کیا آپ دوسری سینکڑوں زندگیاں بنانے کے اہل ہو جائیں گے جو آپ کے بعد آنے والی ہیں۔ بعد میں آنے والی نہیں اپنے ماحول، اپنے گرد و پیش میں یہ صفات اپنی ذات میں جاری کریں اس قسم کا وجود بننے کی کوشش کریں تو آپ کا گھر سدھرنا شروع ہو جائے گا، آپ کا ماحول سدھرنا شروع ہو جائے گا۔ آپ کے محلے، آپ کی گلیاں، آپ کے شہر سدھرنے شروع ہو جائیں گے۔ پس اس رمضان سے یہ فائدہ حاصل کریں کہ واقعۃً آپ دنیا کے مذکر اور مزکی بن کر نکلیں اور یہ اسی طرح ہوگا کہ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور احتساب کے ذریعے اس رمضان کے ختم ہونے سے پہلے اپنے پہلے گناہوں سے کلیۃً پاک ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی بخشش کے انعام حاصل کرنے کے بعد پھر نئی بخششوں کا سفر شروع ہوگا یعنی کلیۃً پاک ہو ہی نہیں سکتے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مگر ہر رمضان آپ کو پہلے سے بہتر حالت میں دیکھے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد جو بھی دن باقی ہیں وہ اس قسم کے احتساب میں صرف ہوں گے نہ کہ محض روزے رکھنا ثواب کی خاطر۔ روزے رکھنا اپنے نفس کے گہرے جائزے کے ساتھ، ایک ایک چیز کی چھان بین کرنا، ہر نقص کی تلاش کرنا اسے دور کرنے کے لئے کوشش اور جد و جہد کرنا اس کو اپنی ساری زندگی کا ایک پیشہ بنالیں جس سے کبھی پھر جدائی نہ ہو، کبھی بھی آپ اس پیشے سے غافل نہ رہیں۔ اس مختصر نصیحت کے بعد، مختصر تو بظاہر آپ کو نہ شاید لگی ہو مگر جتنا وسیع مضمون ہے اس پہلو سے واقعۃً یہ بہت مختصر ہے مگر میں امید رکھتا ہوں کہ بات اتنی کھل گئی ہے کہ اب ہر احمدی کسی بھی علمی معیار کا ہو وہ اس مضمون کو سمجھ کر انشاء اللہ اس سے استفادہ کر سکے گا۔

اب آخر پر میں ایک نماز جنازہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جو مکرم و محترم چودھری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت کراچی کی نماز جنازہ ہوگی جو عصر کی نماز کے معاً بعد ہوگی۔ چودھری صاحب کا ذکر خیر ان کے لئے دعا کی تحریک کی خاطر کچھ کرنا لازم ہے۔ آپ موضع ڈیڑھ چک ۲۹ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ تو اس پہلو سے آپ کی عمر تقریباً ۹۰ سال بنتی ہے اور ان کی زندگی کا آغاز بہت غربت میں ہوا ہے۔ والد چونکہ جوانی میں فوت ہو گئے تھے اس لئے آپ میٹرک کی تعلیم سے آگے حاصل نہ کر سکے اور پھر کوآپریٹو بینک میں بطور آڈیٹر ملازم ہوئے۔ پھر شاہنواز لمیٹڈ دہلی میں بطور ڈائریکٹر ملازمت اختیار کی۔ پھر تقسیم ملک کے بعد آپ نے کچھ عرصہ شاہنواز میں کام کے بعد اپنا آزاد کاروبار شروع کیا اور آخر وقت تک اس کاروبار میں سے کیمیکلز کی جو ایجنسی تھی وہ آپ کے پاس ہی رہی۔ اور چونکہ ہمہ تن جماعت کے کاموں کے لئے وقف ہو چکے تھے اس لئے آپ کے بیٹے عزیزم چودھری انیس احمد صاحب ان کا کام چلاتے رہے، صرف عمومی نگرانی کرتے تھے مگر سارا وقت جماعت کے لئے وقف رہے۔

جماعتی عہدوں کا آغاز کراچی میں سیکرٹری امور عامہ سے ہوا پھر زعیم انصاراللہ بنے پھر نائب امیر جماعت کراچی منتخب ہوئے۔ پھر ۱۹۶۵ء میں امیر جماعت احمدیہ کراچی منتخب ہوئے اور گزشتہ تقریباً ساڑھے تین، چار ماہ پہلے تک آپ امیر جماعت کراچی ہی رہے۔ اس دوران میں جو غیر معمولی خدمتوں کی توفیق ملی ہے اس کی تفصیل تو بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی پر آپ نے بےحد محنت کی ہے اور چودھری محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس معیار پر جماعت کو پہنچایا تھا اس کو قائم رکھنا اور آگے بڑھانا کوئی معمولی کام نہیں تھا مگر انہوں نے ہر پہلو سے اس خدمت کا حق ادا کیا۔ لیکن علمی کمی جو میں نے بیان کی ہے وہ دراصل محض ڈگریوں کی حد تک علمی کمی تھی۔ ابھی میں نے جمعہ میں مضمون بیان کیا ہے کہ انسان نیکی اور تقویٰ سے ظاہری علمی کمی کو پورا کر سکتا ہے اور بہت بلند علمی مقامات تک پہنچ سکتا ہے۔ چودھری صاحب کے اوپر جب ہم غور کرتے ہیں تو اس پہلو سے حیرت ہوتی ہے

کہ آپ کی زبان انگریزی بھی بہت اعلیٰ تھی اور بے حد پڑھنے کا شوق۔ اور ایک میٹرک پاس آدمی سے انسان یہ توقع کر ہی نہیں سکتا کہ اتنا گہرا علم حاصل کرلے گا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو ایسا عشق تھا کہ آپ اپنے طور پر روزانہ جماعتی کاموں کے علاوہ صبح شام چار گھنٹے باقاعدگی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا انڈیکس بنانے میں صرف کرتے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، جو دوسری شادی تھی، پروین مختار جو ہمارے انگلستان کی رہنے والی ہیں اور لجنہ کے کاموں میں میری مددگار ہیں، لجنہ کے مرکزی کاموں میں رپورٹیں وغیرہ مرتب کرنا، ٹیم بنائی ہوئی ہے اور ہر قسم کے جوابات بھجوانے کی آخری ذمہ داری ان پر ہے، ایک یہ ہیں۔ دو بیٹے ہیں ایک محمود مختار صاحب جو انگلستان ہی میں رہتے ہیں اور ایک انیس صاحب جن کا ذکر گزرا ہے اور ایک ان کی بیٹی ہیں، یہ تین بچے انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ کن حالات میں گزشتہ چار، ساڑھے چار ماہ پہلے ان کو جماعت کی امارت کے عہدے سے سبکدوش ہونا پڑا۔ اول تو یہ کہ گزشتہ دو سال سے بہت گہری بیماریاں لاحق ہوتی رہیں یہاں تک کہ ایک موقع پر ایک پھیپھڑا COLAPS کر گیا اور لگتا یہ تھا کہ اب یہ آخری وقت ہے۔ مگر بے حد توکل اور ہمت تھی ہر قسم کی بیماری کا مقابلہ بڑے صبر سے کرتے تھے اور ہمیشہ ہر بیماری پر مجھ سے فون پر رابطہ کرکے تو ہومیو پیتھک علاج بھی کروایا کرتے تھے۔ ہومیو پیتھک پہ خود بھی عبور تھا اور یقین تھا مگر ساتھ ہی دوسرے علاج سے بھی کبھی آپ نے تردد نہیں کیا علاج کروانے میں۔ ڈاکٹر احسان صاحب ہیں ہمارے بڑے مخلص، ایک خدمت کی روح رکھنے والے ڈاکٹر اور بڑے قابل ڈاکٹر ہیں وہ ہمیشہ ان کا خیال رکھتے رہے۔

تو گزشتہ دو تین سال سے میں نے محسوس کیا تھا کہ جماعتی ذمہ داریوں کے لئے جتنی طاقت چاہئے وہ طاقت رفتہ رفتہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پھر چند ماہ پہلے مجھے کراچی کی جماعت کے بعض ذمہ دار عہدیداران نے بعض انتظامی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور میں جانتا ہوں کہ انہوں نے پوری نفس کی صفائی کے ساتھ ایسا کیا، ہرگز کسی منفی جذبے کے ساتھ تنقید کی خاطر نہیں کیا۔ وہ چودھری صاحب کا بڑا احترام کرنے والے لوگ تھے۔ مگر چونکہ ان کا دینی تقاضا تھا، اپنی اس وفا کا تقاضا تھا جو نظام سے ہر احمدی کو ہونی چاہئے اس عزت اور احترام کے باوجود انہوں نے چودھری صاحب کو بھی مطلع کیا کہ میرے نزدیک یہ انتظامی کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں اور آپ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور مجھے بھی مطلع کیا۔ چنانچہ بعض ایسے معاملات تھے جن کو اس صورت میں نظرانداز کرنا میرے فرائض کے منافی ہوتا۔ پس اپنے ذاتی، گہرے، پرانے تعلق کے باوجود ان خدمات کا اعتراف رکھنے کے باوجود جو انہوں نے سرانجام دیں یہ بات لازم تھی کہ جماعت کو بتایا جائے کہ نظام جماعت میں اگر کوئی کمزوری پیدا ہوگی تو اس کی تحقیق لازماً ہوگی خواہ کوئی کیسا ہی بڑے مرتبے تک پہنچا ہوا انسان ہو جس کی طرف وہ کمزوری منسوب کی گئی ہو۔ اور انصاف کا تقاضا ہے کہ چھوٹے عہدیدار کے خلاف شکایت ہو یا بڑے سے بڑے کے خلاف شکایت ہو ایسے شخص کے خلاف شکایت ہو جس کی ساری زندگی وقف رہی ہو جماعت کے لئے تب بھی اگر ان معاملات میں دوسروں کے تعلق میں کمیشن بیٹھے ہیں اگر ان معاملات میں دوسروں کو وقتی طور پر معطل کیا گیا ہے تو لازماً ایسے موقع پر ایسے شخص کو بھی معطل ہونا چاہئے۔ چنانچہ چودھری صاحب خود اس بات کو سمجھتے تھے اور انہیں ایک ذرہ بھی اس بات میں شکوہ پیدا نہیں ہوا۔ صرف استغفار کے خط ملا کرتے تھے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس ابتلا سے ثابت گزار دے اور تحقیق کے نتیجہ میں کوئی داغ نہ مجھ پر آئے۔ چنانچہ گزشتہ جو تحقیق ہوئی اس کے نتیجہ میں یہ بات تو کھل گئی کہ آپ انتظامی طور پر باریک ذمہ داری ادا کرنے کے لئے اتنی صحت نہیں رکھتے اور کمیشن نے جو بات کھولی وہ یہی تھی کہ آپ میں اب یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے ماتحتوں کی اس طرح نگرانی کریں جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ اس لئے اگر ماتحتوں سے ان باتوں میں کوئی نقص واقع ہوا ہے تو امیر کو اس کی ذمہ داری سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس پہلو سے وہ تعطل جو تھا وہ جائز قرار پایا۔ مگر آخری رپورٹ سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا لیا تاکہ یہ معاملہ اسی طرح ختم ہو اور جہاں تک ان کے اوپر کسی قسم کی سرزنش کا تعلق ہے اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ذاتی طور پر آپ ہر داغ سے پاک تھے اس معاملے میں۔ مگر وہ صحت کی کمزوری جس کا میں نے ذکر کیا، اس کے نتیجہ میں مجبور تھے اور گہری تفصیلی نگرانی کر نہیں سکتے تھے۔ پس جب جماعت کراچی نے مجھ سے پوچھا کہ ان کی وصیت کے متعلق کیا کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ لازماً وہ قائم وصیت ہے، بہت عظیم خدمات کی ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی پورے اعزاز کے ساتھ اور پوری وفا کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کے فرائض سرانجام دے اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ اس مرحوم بھائی کو رخصت کرے۔ اور اس لئے ان کے لئے بہشتی مقبرہ میں چودھری انور حسین صاحب مرحوم کے ساتھ جو جگہ تھی خالی، وہاں میں نے ان کی تدفین کا فیصلہ کیا ہے۔

تو یہ وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ لوگوں میں یہ باتیں پھیل تو جاتی ہیں کہ ایک شخص جو اتنی بڑی قربانی کرنے والا، اتنے لمبے عرصے تک خدمتیں سرانجام دیتا رہا، وہ معطل ہو گیا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس شخص کا کیا احترام میرے دل میں ہے اور میری کیا مجبوریاں تھیں کہ اس کا وہ تعطل لازماً کرنا ہی پڑنا تھا۔ تو یہ تمہید ان الزامات سے ان کو صاف کر رہی ہے جس کے متعلق بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا یہ خود بعض باتوں میں ملوث تھے۔ میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں ہرگز کوئی ایسی بات ثابت نہیں۔ بلکہ وہی کمزوری تھی جو دراصل صحت کی کمزوری تھی جس پر بالآخر آپ کو چند روز تک اس علالت کا سامنا کرنا پڑا جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ دراصل اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کے LUNGS میں کینسر تھا۔ اور ان کے بیٹے نے ڈاکٹری رپورٹ میں جو اس نے اب بتائی ہے ان کو، یہ دیکھ کر مجھے فون پر بتایا کہ دراصل کینسر کا LUMP بن گیا تھا اور یہ کوئی فوراً پیدا ہونے والی بات نہیں، پرانی بات تھی۔ پہلی بیماریوں کے حملے بھی اسی وجہ سے تھے۔ مگر ایک حد تک مقابلہ تو ہو سکتا ہے مگر کینسر جب اتنا دیر اتنا پرانا ہو جائے اور اچھی طرح پنجے گاڑے تو پھر بالآخر انسان کو اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور یہ رمضان کے جمعہ میں جو اکیسواں رمضان کا جمعہ ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ان پر احسان ہے۔ بہت وسیع خدمتیں کی ہیں، بڑے انتھک کام کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کی اولاد اور عزیزوں اور ساری جماعت کراچی کو ان کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق بخشے۔ اس تمہید کے بعد اب میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور عصر کی نماز کے فوراً بعد انشاء اللہ نماز جنازہ ہوگی۔

(بقیہ از صفحہ اول۔ خلاصہ خطبہ جمعہ)

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفرقان کی آیات کے حوالہ سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے رحم سے حصہ پانے کے لئے کامل عجز و انکسار اور دوسرے کو شر پہنچانے سے اجتناب نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اگر خدا کی خاطر عجز ہو تو وہ ضرور عزت دے گا اور اپنے بندوں میں شامل کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں عبادالرحمان کہہ کر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی عام آدمی بدتمیزی کرے تو اس کا اثر وہیں تک رہتا ہے لیکن اگر کوئی رحمان کا بندہ ہو کر ایسی حرکت کرے تو اس پر لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں اس لئے سب سے پہلے اپنا یہ امتحان شروع کرنا چاہئے کہ ہم رحمان خدا کے نام پر دھبہ تو نہیں بن جاتے اور کیا ہم اس پہلو سے بہت ہی انکساری اور عجز کے ساتھ وقت گزارتے ہیں کہ ہماری وجہ سے ہمارے آقا پر حرف نہ آئے۔ حضور نے قرآنی آیات میں مذکور عبادالرحمان کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے نام پر سلامتی کا پیغام بن جاتے ہیں۔ جو دن کو اس طرح عاجزی سے چلتے ہیں وہ رات کو آرام سے لمبی تان کر نہیں سویا کرتے بلکہ عبادالرحمان راتوں کو جب انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا کھڑے ہو کر عبادت میں وقت گزارتے ہیں۔ اس سے صاف پتہ چلا کہ ان کا دنیا کے سامنے جھکنا ان کی بزدلی یا ذلت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ رحمان خدا کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ہے۔

حضور نے آیات قرآنی کے حوالہ سے بتایا کہ قرآن کریم فطرت انسانی میں موجود طمع اور خوف کی صلاحیتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان سے مخاطب ہو کر جنت کے وعدے اور خدا کے عذاب سے خوف دلاتے ہوئے انسان کی اصلاح فرماتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفرقان کی ان آخری آیات کی سادہ الفاظ میں نہایت دلنشین تشریح بیان کرتے ہوئے احباب کو نصائح فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے "**الا من تاب و عمل عملا صالحاً**" کے حوالہ سے فرمایا کہ توبہ کے بعد ایمان کا ذکر یہ بتاتا ہے کہ یہ لوگ توبہ کرکے اپنے ایمان کی سچائی ثابت کرتے ہیں۔ پس تمہارے ایمان کی اصلاح ضروری ہے جو سچی توبہ سے ہوگی۔ پھر جو تمہیں ایمان نصیب ہوگا وہ **عمل عملا صالحاً** تک پہنچا دے گا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ ان کی بدیوں کو حسنات میں تبدیل کردے گا۔

حضور نے فرمایا کہ سچی توبہ کے نتیجے میں بعض علامتیں ظاہر ہونگی مثلاً یہ کہ وہ جھوٹ کا مونہہ تک نہیں دیکھیں گے اور جب وہ لغو کے پاس سے گزرتے ہیں تو "کراماً" گزرتے ہیں۔ "**لا یشھدون الزور**" کا ایک مطلب ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور یہ بھی اس کا مطلب ہے کہ وہ شرک کے قریب تک نہیں جاتے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ لغو سے مونہہ موڑیں گے تو خدا کی باتوں میں دلچسپی پیدا ہوگی اور خدا کی باتوں میں دلچسپی پیدا ہوگی تو لغو سے مونہہ مڑنے لگیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ روزمرہ کی پہچان ہے کہ آپ عبادالرحمان بن رہے ہیں یا نہیں اور ہر انسان روزمرہ ان علامتوں کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ ان آیات کے مضمون کا بیان ابھی جاری تھا کہ خطبہ کا وقت ختم ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ آئندہ خطبہ میں بھی یہ مضمون جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

کیا کسی انسان کے جسم سے ایک ذرہ لے کر ہو بہو اسی طرح کا ایک اور انسان پیدا کیا جاسکتا ہے؟

(خالد سیف اللہ خاں- نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا لیکن سائنسدان کہتے ہیں کہ اس امر کا امکان ہے کہ مستقبل میں ایسا ہو سکے- یہ واقعہ ایک بھیڑ کے ساتھ تو گزر چکا ہے اس لئے کوئی عجب نہیں کہ انسانوں کے ساتھ بھی کبھی ہو سکے-

مذکورہ بالا امکان اس خبر کے بعد ظاہر کیا گیا ہے جس کا پچھلے دنوں اخبارات اور ٹی-وی وغیرہ پر خوب چرچا رہا اور جس نے تمام دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا-

ہوا یوں کہ ایڈنبرا سکاٹ لینڈ کے ایک ادارہ Roslin Institute کے ایک سائنس دان Dr. Ian Wilmut نے ایک چھ سالہ بالغ بھیڑ کے تھنوں سے کچھ ذرات (Cells) لے کر ہو بہو اسی طرح کی ایک اور بھیڑ پیدا کرلی جو جولائی ۱۹۹۶ء میں پیدا ہوئی اور اس کا نام 'گڑیا' یعنی Dolly رکھا گیا- گڑیا اس بھیڑ کی ہو بہو نقل ہے جس کے خلیات سے اس کا جسم تشکیل پایا ہے نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ اپنے جینز (Genes) کے اور DNA کے اعتبار سے بھی- یوں کہ اگر ایک بھیڑ کے جسم کا کوئی حصہ نکال کر دوسری کو لگادیا جائے تو وہ اسے اپنا ہی عضو سمجھ کر قبول کرلے اور رد نہ کرے-

اس قسم کے تجربات پھلوں اور سبزیوں پر تو پہلے ہی کامیابی سے کئے جارہے ہیں لیکن بچوں کو دودھ پلانے والے جانوروں کا جڑواں تیار کرنے کا پہلا کامیاب تجربہ ہے- چونکہ انسان بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے یعنی Mam-mal ہے اس لئے سائنسدان کہتے ہیں کہ اب یہ ممکن ہوگیا ہے ایک انسان کے جسم سے ایک ذرہ لے کر چند مراحل سے گزار کر عین اس طرح کا ایک اور انسان بھی پیدا کیا جاسکے گا- پہلے یہ بات ناممکن سمجھی جاتی تھی اور صرف سائنسی افسانوں ہی میں اس کا ذکر ملتا تھا- ڈاکٹر ولمٹ نے جس طرح اس مشکل کو حل کیا وہ کچھ یوں تھا کہ انہوں نے پہلے مرحلہ میں جس بھیڑ کا جڑواں بنانا مقصود تھا اس کے تھنوں سے اس کا DNA حاصل کیا اور اس کو لیبارٹری میں بڑھایا-

دوسرے مرحلہ میں ایک دوسری بھیڑ سے اس کا انڈہ حاصل کیا اور لیبارٹری میں جاکر اس کا اپنا DNA اس میں فِٹ کردیا- پھر ٹیسٹ ٹیوب کے عمل کی طرح اس جنین کی افزائش کی- تیسرے مرحلہ میں ایک تیسری بھیڑ لی اور یہ جنین اس کے رحم میں منتقل کردیا- اس بھیڑ نے متبادل ماں Surrogate Mother کا کردار ادا کیا اور اس نے جولائی ۱۹۹۶ء کو گڑیا کو جنم دیا- اس ڈرامہ میں تین مادہ بھیڑوں نے حصہ لیا جبکہ کسی نر بھیڑ کا کوئی عمل دخل نہ تھا-

کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا طریق سے ایک بہترین جانور سے عین اسی طرح کے ھزاروں جانور پیدا کئے جاسکتے ہیں اور اس طرح گوشت زیادہ مقدار میں حاصل کیا جاسکتا ہے- اس کے علاوہ جانوروں میں انسانی جینز اور ان کی خصوصیت شامل کر کے ایسے جانور پیدا کئے جاسکتے ہیں جو نیم حیوان نیم انسان ہوں گے اور ان کے اعضاء دل گردہ وغیرہ انسانوں کے جسموں میں لگائے جاسکیں گے جو اگر زیادہ عرصہ کام نہ بھی کریں تو اتنی مہلت مریض کو دے دیں گے کہ اس کے جسم کے لئے قابل قبول انسانی اعضاء مہیا ہو سکیں- اس کے علاوہ جینز کی تبدیلیوں سے جانوروں کا دودھ اس قابل بنایا جاسکے گا کہ اسے بطور دوا استعمال کیا جاسکے-

مذکورہ بالا تجربہ حیران کن تھا- اس کی کامیابی کا سن کر پرنسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر آف بیالوجی ڈاکٹر لی سلور (Dr. Lee Silver) نے کہا کہ اس خبر پر یقین نہیں آتا کیونکہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ سائنس کے اس شعبہ میں کچھ بھی کیا جاسکتا ہے- سب حدیں ٹوٹ چکی ہیں اور جو کچھ سائنسی افسانوں میں لکھا گیا تھا وہ سب سچا ثابت ہو رہا ہے- گویا افسانے حقیقت بن رہے ہیں- لوگ کہتے تھے ایسا ہونا ممکن نہیں لیکن سائنسدانوں نے ۲۰۰۰ء سے بھی پہلے یہ کر دکھایا-

سب سے زیادہ فکر کی بات جو سامنے آئی ہے وہ یہ کہ اگر بھیڑ والا تجربہ انسانوں پر بھی کامیاب ہو جائے تو پھر انسانوں کے ٹسٹ بھی بننے لگیں گے اور اس سے بہت سے سماجی اور اخلاقی مسائل جنم لیں گے- یہ تجربہ انسانوں پر کس کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے گردے بیکار ہوگئے ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور موت یقینی نظر آرہی ہے- ڈاکٹر اس کے جسم سے ایک ذرہ لے کر اور اس کی بیوی کا بیضہ لے کر اس کا DNA نکال دیتے ہیں اور مریض کا اس کی جگہ فِٹ کر کے ٹیسٹ ٹیوب میں جنین تیار کرتے ہیں- اس جنین کو مریض کی بیوی کے جسم میں منتقل کر دیتے ہیں جو وقت پر ایک بچے کو جنم دیتی ہے- یہ بچہ مریض کی جینیاتی نقل ہوگا اس لئے اس کا ننھا گردہ جہاں پر وہ آہستہ آہستہ بڑھ کر پورے سائز کا ہو جائے گا- چونکہ نیا گردہ مریض کے اپنے ہی جسم کا گویا ایک حصہ ہوگا اس لئے جسم اسے رد نہیں کرے گا- لیکن اس عمل میں نوزائیدہ بچہ کی جان جائے گی جبکہ مریض کی جان بچ جائے گی- اگر وہ مریض شادی شدہ نہ ہو اور پیسے خرچ کر سکتا ہو تو کسی دوسری عورت کی خدمات بھی کرایہ پر حاصل کر سکتا ہے- گویا انسانوں کے بچوں کو پیدا کر کے ان کے اعضاء کو بطور سپئر پارٹس کے استعمال کیا جاسکے گا جو نہایت ہی بھیانک خیال ہے- وہ بچہ بھی قیامت کے دن سوال کر سکتا ہے کہ خدایا مجھے کس جرم میں قتل کیا گیا؟

دوسری مثال فائدہ کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے- فرض کریں ایک بچہ کو لیکومیا (Leukaemia) کی بیماری ہے اور کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا- اس کی ریڑھ کی ہڈی کا مغز (Bone Marrow) اگر تبدیل ہو جائے تو جان بچ سکتی ہے لیکن ایسا جو جسم قبول کرے میسر نہیں آرہا- اب اس نئے تجربہ کے مطابق اس بیمار بچہ کے جسم کا ایک ذرہ سے اس کی والدہ اس جیسے ایک اور بچے کو جنم دیتی ہے (باپ کی ضرورت یہاں پر بھی نہیں ہے)- نوزائیدہ بچہ چونکہ مریض کا جڑواں ہے اس کے جسم سے مغز لے کر مریض میں جب منتقل کیا جائے گا تو وہ شفایاب ہو جائے گا اور نوزائیدہ بچہ کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا-

ٹی-وی کے ایک پروگرام میں اس مسئلہ پر دلچسپ گفتگو ہو رہی تھی تو ایک صاحب نے کہا کہ اگر اس طریق سے دس بیس صدام حسین اور وجود میں آجائیں تو پھر کیا ہو- اور ایسے ہی چونکہ ھزاروں سال پہلے فوت ہوئے شخص کے جسم سے بھی DNA حاصل کیا جاسکتا ہے اگر سو، دو سو آئن سٹائن اور پیدا ہو جائیں تو پھر دنیا میں کیسا انقلاب آجائے گا-

لیکن بالفرض اگر کوئی انسان دوبارہ بھی اپنے پہلے قویٰ کے ساتھ جنم لے لے تو ضروری نہیں کہ وہ ویسا ہی بن جائے جیسے پہلے تھا- وہ پہلے سے بہتر بھی بن سکتا ہے اور خراب بھی- والدین، اساتذہ، تعلیم و تربیت، ماحول، ساتھی اور ترقی کے مواقع تبدیل ہوتے رہتے ہیں جو انسان کو کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں- دو جڑواں بھائی اگر ایک جیسی قابلیت بھی رکھتے ہوں تو ضروری نہیں کہ زندگی میں ایک جیسا مقام حاصل کرلیں- بسا اوقات ایک دوسرے سے محنت اور سازگار ماحول کی وجہ سے کہیں آگے نکل جاتا ہے-

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر انسانوں کے جڑواں اس طرح تیار ہونے لگے تو اس سے گھمبیر معاشرتی اور اخلاقی مسائل جنم لے سکتے ہیں- اسی لئے ویٹیکن نے بھی اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ شادی کے علاوہ کسی طریق سے بھی انسانی پیدائش خدائی منصوبہ کے خلاف ہے- قرآنِ کریم تو چودہ سو سال پہلے ہی خدا کی مخلوق میں تبدیلی کی نہ صرف خبر دے چکا ہے بلکہ اسے شیطانی فعل قرار دے چکا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خلق یا جینز کی تبدیلی جسے آج کل سائنسی زبان میں Genetic Engineering کہتے ہیں اس کے ذریعہ ضرور کچھ شیطان کی مرضی کے کام بھی کئے جائیں گے (النساء ۴ : ۱۲۰)-

خدا نے انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے اور اُسے اپنی شکل پر پیدا کیا ہے- امکانی طور پر اگر انسان جسم کے ایک ذرہ سے ہو بہو اس جیسا اور انسان خدائی قوانین کو بروئے کار لاکر پیدا کر سکتا ہے تو خدا خود ایسا کیوں نہیں کر سکتا- ضرور کر سکتا ہے- اگرچہ اگلا جہان مادی نہیں بلکہ روحانی ہے لیکن قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی انسان کا کسی نہ کسی رنگ میں تعلق اس کے جسم کے ذرات سے بھی رہتا ہے- یہ خدائی اسرار میں سے ہے اور انسانی عقل اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتی- خدا تعالیٰ دوسری پیدائش کے بارہ میں فرماتا ہے :

'(انسان) اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ جب ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو ان کو بھلا کون زندہ کرے گا- تو کہہ دے کہ ایسی ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اور وہ ہر مخلوق کی حالت سے واقف ہے-'

(سورہ یٰسٓ ۳۶ : ۷۹-۸۰)-

'(وہ کہتے ہیں) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے ہم کو پھر سے اٹھا کر کھڑا کر دیا جائے گا؟ اور (اسی طرح) ہمارے پہلے باپ دادوں کو بھی؟ تو کہہ دے ہاں (ہاں) بلکہ تم ذلیل ہو جاؤ گے-'

(الصّٰفّٰت ۳۷ : ۱۷-۱۹)-

چین وہ پائے کس طرح اس کو قرار آئے کیوں
دور ہو جو حبیب سے پاس نہ اس کے جائے کیوں

حسن ازل کی ہے جھلک انجم و ماہ و مہر میں
دیدہ و دل ہوں جن کے کج ان کو نظر وہ آئے کیوں

میل اگر چھٹا نہیں نور سے دل دھلا نہیں
ایسے دل کثیف میں جان بہار آئے کیوں

شوق لقائے دوست میں سینہ میں دل ہو مضطرب
جویا ہو جو خلوص سے اس سے وہ منہ چھپائے کیوں

یاد خدا ہو عیش میں، خوف خدا ہو طیش میں
جس کو ملے یہ حوصلہ اس کو خدا بھلائے کیوں

محو ہوئیں وہ لذتیں، ذوق گناہ بھی گیا
پردہ ہے اک پڑا ہوا کوئی اسے اٹھائے کیوں

جام ہدیٰ کو تھام لے آب حیات ہے یہی
پیتا نہیں جو یہ شراب راہ نجات پائے کیوں

شادی و غم ہے زندگی، صبر و رضا ہے بندگی
علم و یقیں جسے نہیں دل کا سکون پائے کیوں

بندے سے بولتا نہ ہو، دیتا نہ ہو جواب جو
بت کی طرح خموش ہو اس کو خدا بنائے کیوں

ظالم و جابر و لعیں پائے گا بالیقیں سزا
حق کا یہی ہے فیصلہ بچ کے کہیں وہ جائے کیوں

ذوق سخن جہاں نہیں، بزم ادب جہاں نہیں
ناصر خوش نوا وہاں اپنی غزل سنائے کیوں

(سید محمد الیاس ناصر دہلوی- لندن)

بقیہ: - حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(عبدالماجد طاہر۔ لندن)

محبت کرتے تھے۔ اس وجہ سے جب کسی نے حضور ﷺ کو تحفہ دینا ہوتا تو وہ انتظار کرتا کہ حضورؐ کی باری عائشہؓ کے ہاں کب ہے۔ جب آپ میرے گھر ہوتے تو لوگ تحائف حضورؐ کو بھیجتے یہ باتیں دوسرے گروہ کو بری لگتیں۔ آخر انہوں نے صلاح مشورہ کر کے طے کیا کہ حضورؐ سے عرض کیا جائے کہ وہ لوگوں کو تلقین کریں کہ آپؐ جس بیوی کے گھر میں بھی ہوں تم وہاں تحائف بھیج سکتے ہو۔ (عائشہؓ کے گھر کی کوئی خصوصیت نہیں ہے)۔ حضور علیہ السلام سے بات چیت کرنے کے لئے ان سب نے ام سلمہؓ کو منتخب کیا کہ جب تمہارے ہاں حضورؐ کی باری ہو تو عرض کرو۔ جب ام سلمہؓ نے حضورؐ سے اس سلسلہ میں گفتگو کی تو حضورؐ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن ام سلمہؓ سے سب نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضورؐ سے بات ہوئی تھی لیکن حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضورؐ کی باری جب ام سلمہؓ کے ہاں آئی تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا لیکن حضورؐ نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا۔ جب انہوں نے ان سب کو بتایا کہ حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تو ان سب نے مشورہ دیا کہ تم حضورؐ سے کہتی رہو جب تک حضور جواب نہ دے دیں۔ جب ام سلمہؓ نے یہ باتیں سہ بارہ کیں تو حضورؐ نے فرمایا ام سلمہ، عائشہ کی شان ایسی ہے کہ اس کے بستر کے علاوہ کسی اور بیوی کے بستر میں مجھے وحی نہیں ہوتی۔ یہ جواب سن کر ام سلمہ پچھتائیں اور حضورؐ سے معافی مانگی۔ پھر اس گروہ نے حضرت فاطمہؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضورؐ کے پاس بھیجا کہ جا کر کہو کہ آپؐ دوسری بیویوں کے ساتھ بھی انصاف کیا کریں۔ جب فاطمہؓ نے یہ پیغام پہنچایا تو حضور نے فرمایا اے بیٹی، جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی؟ فاطمہؓ کہنے لگیں کیوں نہیں۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں جس سے آپؐ محبت کرتے ہیں۔ جب فاطمہؓ نے ان سب کو واپس جا کر بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم حضورؐ کی خدمت میں دوبارہ جاؤ لیکن وہ آمادہ نہ ہوئیں۔ پھر ان سب نے زینب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ زینب نے حضورؐ کے سامنے پرزور طریقے سے مطالبات پیش کئے اور کہا کہ آپؐ کی بیویاں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر کہتی ہیں کہ صرف بنت ابن ابی قحافہ کو فوقیت نہ دیں اور باقیوں کے ساتھ بھی اسی طرح محبت کریں جس طرح اس کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ زینب نے اتنے جوش سے گفتگو کی کہ ان کی آواز بلند ہو گئی اور انہوں نے مجھے بھی اپنی ملامت میں شامل کر لیا اور خوب برا بھلا کہا۔ حضور خاموشی سے یہ سب کچھ سنتے رہے آخر میں نے زینب کو ایسا مسکت جواب دینا شروع کیا کہ وہ خاموش ہو گئیں اور کچھ نہ بول سکیں۔ اس پر حضورؐ نے مسکرا کر فرمایا آخر ابو بکر کی ہی بیٹی ہے۔ یعنی کوئی اس کے حسن فہم اور دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ [صحیح بخاری، کتاب الھبہ، باب من اھدیٰ الی صاحبہ و تحری بعض نسائہ]

حضرت عائشہؓ کا زہد و قناعت

زہد و قناعت میں آپ کا یہ مرتبہ تھا کہ ایک دفعہ آپ کے پاس کہیں سے ایک لاکھ درہم آئے تو آپؓ نے شام ہونے سے پہلے پہلے سب خیرات کر دئے۔ حالانکہ گھر میں شام کے کھانے تک کے لئے کچھ نہیں تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۴۶)۔

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دو۔ خادمہ کہتی ہیں کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔ [مؤطا امام مالک باب الترغیب فی الصدقة]

حضرت جبرئیلؑ نے آپؓ کو سلام پہنچایا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز مجھے آنحضرت نے فرمایا، اے عائشہ! یہ جبرئیل آئے ہیں اور تجھے سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے جواباً عرض کیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہؓ، باب فی فضل عائشہ]

آنحضرت ﷺ کی وفات میری گود میں ہوئی اور آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا

آپ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ (اپنی بیماری کے آخری ایام میں) ہر روز پوچھا کرتے تھے کہ آج میں کس کے گھر ہونگا اور کل کہاں ہونگا۔ کیونکہ آپ کو جلدی تھی کہ عائشہؓ کے ہاں میری باری ہو۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی رحلت کا دن آیا تو آپؐ کی باری میرے ہاں تھی اور آپ میرے گھر میں تھے۔ اور آپؐ نے میری گود میں اس طرح اپنی جان اپنے رفیق اعلیٰ کے سپرد کی کہ آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا۔ [صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہؓ باب فی فضل عائشہؓ]۔

ایک اور روایت میں آپ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ وفات کے وقت میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے " اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق لأعلی " اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے۔ (یعنی اپنا قرب خاص عطا کر) [صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ]۔

خدائی انتخاب

حضرت عائشہؓ خدائی انتخاب کے تحت آنحضرت ﷺ کے عقد میں آئی تھیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آپکے اس انتخاب میں درج ذیل حکمتیں نظر آتی ہیں:

۱۔ آپ بالکل نوعمر لڑکی تھیں۔ اس لئے پوری طرح اس قابل تھیں کہ اسلامی تعلیمات کو جلد بآسانی اور بخوبی سیکھ کر ایک دینی معلمہ بن سکیں جو ایک شارع نبی کی بیوی کے واسطے ضروری ہے۔ چنانچہ صحابیات میں سے سب سے زیادہ احادیث آپ ہی سے مروی ہیں۔ صحاح ستہ میں آپ سے دو ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔

۲۔ آپ نہایت درجہ ذہین اور ذکی تھیں۔ جس کی وجہ سے دینی مسائل کے سیکھنے اور تفقہ فی الدین کے لئے نہایت مناسب تھیں۔

۳۔ بوجہ کم عمر ہونے کے آپ کے متعلق بظاہر توقع تھی کہ لمبی عمر پائیں گی اور اس طرح مسلمان عورتوں میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا زیادہ موقع مل سکے گا۔ چنانچہ آپ نے ۶۸ سال کی عمر پائی۔

۴۔ اسلام ہی میں ان کی پیدائش ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسلامی تعلیم گویا ان کی گھٹی میں پڑی تھی اور بچپن سے ہی انہوں نے اسلامی عادات و اطوار اچھی طرح سیکھ لئے تھے اور تعلیم اسلامی کا ایک بہت عمدہ نمونہ تھیں۔

۵۔ آنحضرت ﷺ کے بعد اول المومنین اور افضل المسلمین حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں جس کی وجہ سے ان کی تربیت نہایت اعلیٰ اور کامل اور شعار اسلامی کے عین مطابق ہوئی تھی۔ اس لئے آپ عورتوں میں نمونہ بننے کی اہل تھیں۔ چنانچہ بڑے بڑے صحابہ بھی دینی مسائل میں آپؓ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ (تفسیر خاتم النبین صفحہ ۱۷۷)

آپؓ کا علمی مرتبہ

علامہ ابن القیم الجوزی اپنی کتاب زاد المعاد میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ بھی حضرت عائشہؓ کے قول کی طرف رجوع کرتے اور آپؓ سے فتویٰ پوچھتے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ، حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے بڑے بڑے صحابہ رسول اللہ کو حضرت عائشہؓ سے وراثت کے مسائل پوچھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ، حضرت عائشہؓ سب لوگوں سے زیادہ دینی فہم اور علم والی عورت تھیں اور ہر معاملے میں بڑی صائب الرائے تھیں۔

حضرت امام زہری بیان کرتے ہیں کہ، اگر حضرت عائشہ کا علم جمع کیا جائے تو آنحضرت ﷺ کی تمام ازواج اور تمام مسلمان عورتوں سے بہت بڑھ کر حضرت عائشہؓ کا علم تھا۔ (جو آپؓ نے آگے پہنچایا)۔

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علم فقہ، علم طب اور علم شعر میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

ابو بردہ بن ابی موسیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں علمی لحاظ سے جو بھی مشکل مسئلہ پیش آتا اور ہمیں اس کا کوئی حل نہ ملتا تو ہم اس بارہ میں حضرت عائشہؓ سے دریافت کرتے تو آپ کے پاس اس کا جواب پاتے (یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ہم نے آپؓ سے کوئی علمی مسئلہ پوچھا ہو اور آپ نے رہنمائی نہ کی ہو)۔ [لاصابه فی تمیز الصحابه لابن حجر عسقلانی الجزہ الرابع دارالکتاب العربی بیروت لبنان]۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص علم القرآن، علم میراث اور علم حلال و حرام اور علم فقہ اور علم طب اور علم حدیث عرب اور علم انساب میں عائشہؓ سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔

غزوات میں حضرت عائشہؓ کی شرکت

غزوات میں سے صرف غزوہ احد میں حضرت عائشہ کی شرکت کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ [صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا]۔

ازواج مطہرات میں حضرت عائشہؓ کے خصوصی امتیازات

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے خاص انعامات ہوئے جو کسی اور بیوی پر نہیں ہوئے:

☆ سات سال کی عمر میں میرا آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکاح ہوا۔

☆ ایک فرشتہ نے آنحضرت ﷺ کو ریشمی رومال میں میری تصویر دکھائی (اور کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے دنیا و آخرت میں)۔

☆ میں آنحضرت ﷺ کی واحد بیوی ہوں جو کنواری تھی۔

☆ پھر ایسی بیوی تھی جس کے ماں باپ دونوں نے مدینہ ہجرت کی تھی۔

☆ خدا نے ایک جھوٹے الزام پر آسمان سے میری براءت نازل کی۔

☆ میں نے حضرت جبرائیل کو دیکھا۔

☆ میرے لحاف میں آنحضرت ﷺ پر وحی اترتی تھی۔

☆ آنحضرت ﷺ کی آخری بیماری میں آپؐ کی تیمارداری کا شرف مجھے عطا ہوا۔

☆ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپؐ میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔

☆ جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت میرے اور ملائکہ کے سوا آپؐ کے پاس کوئی نہ تھا۔

☆ پھر آنحضرت ﷺ کی تدفین میرے کمرے میں ہوئی۔

[لاصابه فی تمیز الصحابه، ابن حجر العسقلانی، الجزء الرابع صفحه ۳۵۰، دارالکتاب العربی بیروت لبنان]۔

حضرت عائشہؓ کی وفات اور تدفین

حضرت عائشہؓ نے بروز منگل ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ہجری میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپؓ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی اور رات کے اندھیرے میں مشعلوں کی روشنی میں آپ کو مدینہ کے قبرستان جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ [الاستیعاب فی اسماء الأصحاب، علامه القرطبی المالکی، الجزء الرابع صفحه ۳۵۰، دارالکتاب العربی بیروت]

آپ کے جنازے کے ساتھ ایک ہجوم تھا۔ روایت ہے کہ قبل ازیں رات کے وقت کسی کی تدفین میں اتنے لوگ کبھی نہیں دیکھے گئے۔

جب حضرت عائشہؓ کو دفن کیا گیا تو آپ کی بہن حضرت اسماءؓ کے دو بیٹوں عروہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور آپ کے تین بھتیجوں قاسم بن محمد بن ابی بکر، عبداللہ بن محمد بن ابی بکر، اور عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی بکر نے مل کر آپ کو لحد میں اتارا۔ [الاستیعاب فی أسماء الأصحاب، علامه القرطبی، الجزء الرابع صفحه ۳۵۰، دارلکتاب العربی بیروت]۔

آئندہ شمارہ میں

"احراری امت کا شفاعت خاتم النبیین سے ایک کھلا مذاق" کے عنوان سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کا ایک فکر انگیز مقالہ شائع کیا جائے گا جس میں "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر عوام الناس مسلمانوں کے اموال اور ان کے دینی احساسات و جذبات سے کھیلنے والے منکرین فیضان ختم نبوت ملاؤں کے گھناؤنے کردار کو مستند حوالوں کے ساتھ بے نقاب کیا گیا ہے۔

(ادارہ)

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوائیے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

اپنے ملک کے ابتدائی مخلص احمدی اور وہ بزرگان جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خاطر بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ حیرت انگیز قربانیاں دیں ان کی نیک یادوں پر مشتمل ایمان افروز مضامین لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

مجلس سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس سوال و جواب منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں بعض علمی اور عمومی سوالوں کے بڑے دلچسپ جواب دیئے تھے۔ مکرم یوسف سلیم صاحب نے اسے مرتب کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ذیل میں اس مجلس کے بعض سوالات اور ان کے جوابات افادہ احباب کے لئے پیش ہیں۔ (مدیر)

(تیسری قسط)

روحانی ترقی کا بنیادی اصول

اکثر علم اور یقین ہونے کے باوجود عمل کے دائرہ میں بہت کمزوری رہ جاتی ہے۔ اس کا کیا تجزیہ ہے، اس کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس عمومی سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ مستقل جدوجہد ہے اور ایمان کے درجے ہیں۔ ایمان کے بعض درجے ایسے واضح اور روشن ہیں کہ زندگی کا کوئی بھی حصہ اوجھل نہیں رہتا۔ روشنی برابر پڑ رہی ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو گناہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی اور یہ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کی کسی جگہ بھی کوئی ایسی اوٹ ہی نہیں ہے جہاں اللہ کا نور مسلسل نہ پڑ رہا ہو۔ اس لئے گناہ کا تعلق چھپنے سے ہے۔ اس سے ادنیٰ جو لوگ ہیں ان میں گناہگاروں پر تو روشنی ہی نہیں پڑتی۔ پھر وہ لوگ ہیں جو نفس لوامہ کے نیچے رہتے ہیں ان کے ہاں روشنی پڑتی بھی ہے اور بعض جگہ سائے بھی پڑتے ہیں ان میں چھپ کر گناہ پل لیتے ہیں۔ پھر جب وہ مزید جدوجہد کرتے ہیں اور اینٹ اٹھا کے دیکھتے ہیں تو اندر سے کیڑے نکلتے ہیں جو اندھیروں کی طرف بھاگتے ہیں۔ جس طرح آپ باغ میں پھرتے وقت کوئی پتھر اٹھائیں، کوئی پرانی اینٹ اٹھا کے دیکھیں تو اندر سے ضرور کیڑے نکلتے ہیں اور وہ روشنی کو برداشت ہی نہیں کر سکتے فوراً دوڑتے ہیں، زمینوں میں گھسیں گے، پتوں میں چھپ جائیں گے۔

پس گناہ کا بھی بالکل یہی حال ہے۔ جن لوگوں کی ساری زمین صاف ہو جائے وہاں گناہ کا کوئی نشان نہیں رہتا لیکن ایمان کی ترقی کے ساتھ یہ دائرے بڑھتے جاتے ہیں اور جب ابتلاء آتے ہیں تو انسان کو توبہ و استغفار کی توفیق ملتی ہے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب بھی ایسے لوگ ظلم کرتے ہیں یا فحشاء میں مبتلا ہوتے ہیں تو فوری طور پر وہ ذکر کی طرف توجہ کرتے ہیں اور استغفار کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ پس یہ ایک جاری سلسلہ ہے جو آغاز سے لے کر نبوت کے مقام تک مسلسل جاری و ساری ہے اور اس کے تجربے مختلف وقتوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ جن کو خدا نے بچانا ہوتا ہے ان کو اندھیروں میں غرق نہیں ہونے دیتا۔ وہ چھپیں بھی تو پھر آگے اور بہتر، پھر اور بہتر کی طرف ان کا قدم اٹھتا ہے۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر ایسے شخص کی زندگی کا سفر ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف رہے۔ یہ نہ ہو کہ کچھ گناہ اس کو گھیر رہے ہوں۔ گھیرا پڑتا ہے تو وہ بچ کے نکلتا ہے اور آگے داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اور روشنی میں داخل ہو جاتا ہے۔ پس جس کا انجام یہ ہو کہ دن بدن اس کی بدیاں بڑھ رہی ہوں اس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس کو گناہ نے گھیر لیا ہے۔ جس کی نیکیاں بڑھ رہی ہوں، بدیاں کم ہو رہی ہوں اس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کی بخشش ہمارے ذمہ ہے لیکن جو گھیرے میں آ گیا ہے اور اس حالت میں مر جائے فرمایا اس کے لئے کوئی امید نہیں۔

عالم اسلام کو قرآن کریم کا انتباہ

اقوام متحدہ کی ۵۰ ویں سالگرہ پر پوپ کو خاص طور پر خطاب کے لئے بلایا گیا تھا۔ مسلمانوں کے خلاف سیاسی تعصب پہلے ہی عیسائیوں میں موجود ہے۔ اس سے ان کے مذہبی اتحاد کا اشارہ بھی ملتا ہے تو اگر یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ مل کر اسلامی دنیا پر مذہبی یلغار کرتے ہیں تو اس کے متعلق اسلامی دنیا کا رویہ کیا ہوگا۔ حضور نے فرمایا پہلے آپ عیسائی دنیا کا ردعمل دیکھیں۔ سارے عیسائی کیتھولک تو نہیں ہیں نا، ان کی بھاری تعداد پروٹسٹنٹس کی ہے۔ کچھ نئے اور کچھ پرانے بے کار فرقے ہیں۔ اگرچہ سب سے بڑا فرقہ کیتھولسزم ہے لیکن عیسائیت صرف کیتھولسزم کا نام نہیں ہے بہت سے دوسرے فرقے بھی ہیں جو پوپ کو پسند نہیں کرتے اس کے باوجود کسی نے احتجاج نہیں کیا۔ لیکن اگر نورانی کو بلالیں تو دیکھیں قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ دوسرے سارے فرقے اٹھ کھڑے ہونگے کہ یہ تو مسلمان ہی نہیں ہے۔ یہ تو مشرک ہے، یہ تو قبر پرست لوگ ہیں ان کو تم نے جو اعزاز دے دیا ہے اس کا تمہیں کیا اختیار تھا، اس لئے انہوں نے چھتے پر ہاتھ ہی نہیں ڈالا۔ مسلمانوں کو یہ کون سی وارننگ ہے۔ اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہے۔ وارننگ تو وہ ہے جو دروازے کھٹکھٹاتی ہے۔ ایسی وارننگ تو بارہا آ چکی ہے۔ جو پاکستان میں ہو رہا ہے یہ ہے وارننگ کہ "لات حین مناص" وہ وقت آ گیا ہے کہ جب کوئی کسی کا نہ رہے دن بدن ٹکڑے ہوتے چلے جائیں ایک دوسرے کے خلاف مدد کو پکاریں لیکن کوئی مدد کو نہ آئے۔ یہ جو قرآن کریم کی ایک خاص سورۃ کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں اس کے اوپر میں نے ضیاء کے دور ہی میں ایک تفصیلی خطبہ دیا تھا۔ میرے خیال میں وہ خطبہ دوبارہ سنا دینا چاہئے۔ اس میں میں نے بتایا تھا کہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ تم مدد کو پکارو گے لیکن کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا۔ تم نے مظلوموں پر ہاتھ ڈالا ہے اور اس کی سزا ملا کرتی ہے۔ ان کا خدا تو مدد کو آ گیا ہے اور آتا رہے گا۔ تمہاری مدد کے لئے پھر کوئی نہیں آئے گا۔ یہ وہ صورت ہے جو اس وقت پیدا ہو چکی ہے۔ اس کو کہتے ہیں القارعہ، کھٹکھٹانے والی وارننگ۔ یہ پوپ والا واقعہ تو ان کے سر کے اوپر سے گزر گیا ان کو پتہ ہی نہیں لگا۔

غلطی اور گناہ میں فرق

اس سوال پر کہ غلطی اور گناہ میں کیا ڈیمارکیشن ہے۔ حضور نے فرمایا غلطی اور گناہ میں ویسے تو کوئی ڈیمارکیشن نہیں ہے، بعض غلطیاں گناہ ہوتی ہیں، بعض گناہ غلطی سے ہو جاتے ہیں۔ یہی فرق ہے اور کوئی فرق نہیں۔ سائل نے ایک وضاحت چاہی اور وہ یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو قسم کے امر بیان فرمائے ہیں ایک تشریعی امر ہے اور اس کی وضاحت میں لکھا ہے کہ نماز قائم کرنا وغیرہ اور ایک بطور خلق کے جو امر ہوتے ہیں اس میں آپ نے "یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم" کی آیت بیان فرمائی ہے لیکن اس کی سمجھ نہیں آئی۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف شریعت کی اقتداء لازم تھی جو آپ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ شرعی امر ہے مگر آپ کی فطرت ایسی بنا دی گئی کہ جہاں بھی خدا کا نور پایا فطرت از خود اس کے پیچھے چلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ جو ہے نا! "فبھداھم اقتدہ" یعنی ان انبیاء کی پیروی کر جن کا ذکر چلا ہے۔ یہ آپ کو شرعی حکم نہیں تھا بلکہ یہ کونی حکم تھا جس کا خلق سے تعلق ہے۔ آپ کی فطرت ایسی بنائی گئی ہے اس کی مثال "یا نار کونی برداً و سلاماً" سے دی گئی ہے۔ یہ ایک بہت الجھا ہوا مسئلہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حل فرمایا ہے۔ کبھی کسی مفسر نے اس نکتے کو بیان نہیں فرمایا۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ نور کی محبت جو اللہ سے آنے والی چیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی محبت اس طرح عطا کی گئی تھی کہ آپ کی فطرت کا جزو بن گئی اور یہ تکوینی یا تخلیقی حکم تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بنایا۔ بالکل یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور رنگ میں اپنی ساری امت کو دے دیا اور لوگوں کو پتہ نہیں لگتا کہ ہم بھی اس حکم کے تابع ہیں اور وہ بھی ایک قسم کا تخلیقی حکم ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں "الحکمۃ ضالۃ المومن" حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ پس وہ ہدایت جو کہیں دکھائی دے مومن کو اس ہدایت سے ایسا پیار ہونا چاہئے کہ گویا اسی کی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے نور سے ایسا پیار تھا کہ گویا آپ ہی کا تھا اور جو فطرت میں بات پیدا ہوئی ہے یہ اسی تکوینی حکم کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ غالب نے کہا ہے ۔

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

یعنی سفر تمام ہوا اور مدح باقی ہے۔

—○○—

حق مہر دینا کیوں ضروری ہے

ایک دوست نے حق مہر کے بارہ میں عرض کیا کہ بعض عورتیں خود کفیل ہوتی ہیں یا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں، نوکریاں کرتی ہیں، بزنس کرتی ہیں اور مالی لحاظ سے خاوندوں سے بھی زیادہ مالدار ہوتی ہیں تو یہ مرد ہی کے لئے حق مہر دینا کیوں ضروری ہے، عورت معاف بھی کر سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ "دراصل حق مہر دینا مرد کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ اسے قوام ہونے کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ اگر مرد گھر میں عورت اور بچوں کی تربیت کا ذمہ دار ہے اور اولوالامر ہے تو اسے اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ گھر میں بیٹھا مفت میں اولوالامر ہی بنا رہے اور بیوی کما کر اسے کھلا رہی ہو۔ تب ہی قوامون کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو قوام کا تعلق ہے یہ انفاق سے بھی ہے۔ چونکہ وہ انفاق کرتے ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ وہی گھر کے نگران مقرر ہوں۔ اس سلسلہ میں بعض دفعہ مغربی عورتیں بھی سوال کرتی ہیں کہ مرد کو قوام کیوں بنایا گیا ہے۔ ان سے میں کہا کرتا ہوں کہ تم انسانی تجربے میں کسی نظام میں ایک اولوالامر کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ کالج کا بھی نگران ہوتا ہے، سکول کا بھی نگران ہوتا ہے۔ تم کوئی ٹیم بناتے ہو، کسی کو اس کا کیپٹن بنا دیتے ہو۔ اس پر بڑی بحثیں چلتی ہیں مگر یہ ناممکن ہے کہ کسی کو ایک ایسے دائرہ میں نگران نہ بنایا جائے جس کو آپس کے تعلقات، آپس کے حقوق، آپس کی ذمہ داریاں روزمرہ پیش آنے والے واقعات میں فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ اور بھی بہت سے وسیع دائرے ہیں جن کے فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔

پس سوال یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ عورت کو نگران بناتا یا مرد کو بناتا۔ اب اول تو یہ فیصلہ روزمرہ کے لئے کرتے ہیں۔ ایک ٹیم میں گیارہ کھلاڑیوں کی آواز کیوں نہیں اٹھتی۔ اگر اٹھتی ہے تو پھر اس کو دبا دیا جاتا ہے۔ کوئی زیادہ شور مچائے تو اسکو باہر بھی نکال دیا جاتا ہے۔ دیکھنے والا اپنی طرف سے تمام امور کو پیش نظر رکھ کر اکیلا یہ فیصلے کرتا ہے یا اگر ٹیم ہے تو قومی نقطہ نگاہ سے یا کھیل کے نقطہ نگاہ سے آپس کے مزاج کو دیکھتے ہوئے بہترین ٹیم وہی ہوتی ہے جو ٹیم ورک کے ساتھ کسی بھی شخص کے تابع کام کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور اس کے قویٰ کو پیش نظر رکھا ہے۔ قوامون کا تعلق قویٰ سے ہے کیونکہ ہر جگہ مرد کو ایک عمومی جنسی فضیلت بھی حاصل ہے۔ وہ زیادہ طاقتور اور مضبوط ہوتا ہے۔ اور War Fare اور رف کاموں کے لئے وہ عورت کی نسبت زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ اسی طرح حفاظتی نقطہ نگاہ سے اس بات کا زیادہ اہل ہوتا ہے کہ وہ حفاظت کر سکے۔ عورت اکیلی اپنی حفاظت نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قوام پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے جس نے باہر نکلنا ہے۔ وہ آزادی کے ساتھ ادھر ادھر پھرتا ہے۔ اس کے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کمائی کرے اور عورت کو بھی کھلائے اور اگر وہ نہیں کھلاتا اور کہتا ہے کہ میری بیوی بھی کماتی ہے۔ تو یہ عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ اگر وہ یہ فرض ادا نہیں کرتا تو پھر وہ قوام بھی نہیں رہتا۔ پھر بیوی کے ہاتھ میں باگ ڈور آ جائے گی اور یہ قیمت اس کو ادا کرنی پڑے گی۔ اور ہوتا یہی ہے۔ نکھٹو لوگ جو گھر بیٹھ کر بیویوں کی کمائی کھاتے ہیں ان کی تو بیویاں ہی گھر چلاتی ہیں۔ ان کے اوپر وہ پھر رعب نہیں ڈال سکتے۔ اگر ڈالتے ہیں تو ظلم کرتے ہیں۔ اب اس کی روشنی میں ایسے سب دوستوں کو اپنے تعلقات از سر نو استوار کرنے چاہئیں۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔

(مدیر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

قبولیت دعا کا معجزہ

قیام پاکستان کے بعد حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ بطور ناظر اعلیٰ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ حالات انتہائی کٹھن تھے جب ۴۸ء کی ایک صبح آپؓ پر دل کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ ڈاکٹر زندگی سے ناامید ہوگئے۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت اماں جانؓ بہت رقت اور درد سے اللہ کے حضور دعائیں کر رہے تھے۔ ڈاکٹر کہتے تھے کہ ایسا دورہ قلب ہم نے کتابوں میں تو پڑھا ہے لیکن اس کا مریض پہلی بار زندگی میں دیکھا ہے۔ حضرت نواب صاحبؓ کا دل ساقط ہوچکا تھا اور زندگی کے آثار تقریباً ختم ہوچکے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دعائیں قبول کیں اور زندگی کی رو پھر سے چلنی شروع ہوگئی۔ چنانچہ اس دورہ کے بعد ایک لمبا عرصہ تک آپکو خفیف حرکت کی اجازت بھی نہیں تھی۔ کئی بار حالت خطرناک ہوئی اور ہر بار اللہ تعالیٰ نے دعاؤں سے نازک وقت ٹال دیا۔ حتیٰ کہ کئی ماہ بعد آپؓ قدم اٹھانے کے قابل ہوئے اور پھر ۱۳ سال تک معجزانہ طور پر صحتمند زندگی گزاری۔ آپکی بیگم حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی بھرپور تیمارداری کے حوالے سے محترمہ طاہرہ صدیقہ منیر صاحبہ کا مضمون روزنامہ "الفضل" یکم جنوری میں شائع ہوا ہے۔

— ★ ★ ★ —

ٹیکنیکل میگزین ۹۷-۱۹۹۶ء

احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کی عالمی ایسوسی ایشن کا انگریزی مجلہ موصول ہوا ہے جس میں ماحولیات کی حفاظت، انٹرنیٹ، انقلابی معلومات اور معاشرہ، مصفا پانی کی فراہمی، الیکٹریکل توانائی کی بچت، بندرگاہوں کی منصوبہ بندی وغیرہ سے متعلق مضامین شامل اشاعت ہیں۔ ایسوسی ایشن کی کارگزاری رپورٹس، سائنسی اہم خبریں، عمدہ کتب کی تفصیل اوز دیگر فنی مضامین کے علاوہ اعصابی تناؤ کے متعلق مختصر مضمون بھی شائع ہوا ہے۔ نیز اسلامی اصول کی فلاسفی کی صدسالہ جوبلی کے حوالے سے شائع شدہ دو مضامین میں سے ایک جدید طبیعاتی سائنس کے متعلق ہے۔

یہ دیدہ زیب مجلہ مذہبی اور سائنسی مضامین کا خوبصورت مرقع ہے اور سائنسی مضامین سے دلچسپی رکھنے والوں کے مطالعہ کیلئے یقیناً بہت عمدہ پیشکش ہے۔ ہمارا یہ لکھنا بھی بےموقع نہ ہوگا کہ اگر دنیا کے مختلف خطوں سے تعلق رکھنے والے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز نہ صرف ایسوسی ایشن کے مجلہ جات سے مستفید ہوں بلکہ اپنے بیش قیمت معلوماتی مضامین بھی اشاعت کے لئے ارسال کریں نیز احمدی تجارتی ادارے اگر اپنی مصنوعات کے فروغ کیلئے بھی اسکے صفحات کو ذریعہ بنائیں تو ایسی مفید اشاعتوں کا دائرہ وسیع کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ان سے رابطہ کا پتہ ہے:-

Mr. Iftikhar A. Qureshi,
Chairman IAAAE,
Tehrik-i-Jadid, Rabwah.

— ★ ★ ★ —

اسلام کا مکمل اقتصادی نظام

اسلام کا پیش کردہ عظیم الشان اقتصادی نظام ہی آج کے معاشی مسائل کا مکمل حل پیش کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں مسائل وراثت، بلاسود کاروبار اور نظام زکوٰۃ، نیز سادہ زندگی کی اہمیت کے متعلق محترمہ امۃ النور داؤد صاحبہ، لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے سہ ماہی مجلہ "النساء" جولائی تا دسمبر ۹۶ء میں اظہار خیال کرتی ہیں۔

— ★ ★ ★ —

نائیجیریا کا پہلا مسلم اخبار

نائیجیریا میں پہلا مسلم اخبار ۱۹۵۱ء میں احمدیہ مشن نے "ٹرتھ" کے نام سے جاری کیا۔ اس ۱۵ روزہ اخبار کے ۲۲ نومبر ۹۶ء کے شمارہ میں محترم الحاج حسین، امیر جماعت نائیجیریا کا مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۸۰ سال قبل، ستمبر ۱۹۱۶ء میں ۲۱ بیعت کنندگان کی درخواستیں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں قادیان بھیجی گئی تھیں اور اس طرح لیگوس میں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ پھر حضورؓ نے مغربی افریقہ میں جو پہلا مبلغ بھجوایا تھا وہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر تھے جو لیگوس میں اپریل ۱۹۲۱ء میں تشریف لائے۔ چنانچہ تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے ہمیں اپنے مستقبل کا تعین کرنا چاہئے اور اپنے خلافت سے تعلق کو مضبوط تر بنانا چاہئے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ کی ایک خبر کے مطابق احمدیہ کلینک BUKURU کو میرٹ پر گورنمنٹ نے اسپتال کا درجہ دے دیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

ہمیں موصول شدہ دیگر رسائل میں جماعت احمدیہ امریکہ کا ماہنامہ "نوائے ظفر" دسمبر ۹۶ء، جماعت آسٹریلیا کا ماہنامہ "الہدیٰ" جنوری ۹۷ء اور لجنہ کینیڈا کا مجلہ "النساء" جولائی تا دسمبر ۹۶ء بھی شامل ہیں۔

— ★ ★ ★ —

چند قابل ذکر یادیں

محترم چودھری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال نے ۱۹۳۷ء میں احمدیت قبول کی جب آپ فرسٹ ایر کے طالبعلم تھے۔ آپکے والد نے پوری سختی کی تاکہ آپ احمدیت ترک کردیں حتیٰ کہ آپکے چچا آپکو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جو مرتد ہوچکا تھا۔ آخر اس نے بھی کئی روز کی بحث کے بعد یہ فیصلہ دیدیا کہ آپ "لاعلاج" ہیں۔ آپکے والد محترم نے ۱۵ سال بعد احمدیت قبول کی۔

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ نے جو تقسیم ہند کے وقت پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن تھے، ایک بار آپ سے ذکر کیا کہ ایک بار وہ دلی میں مسز سروجنی نائیڈو سے ملنے گئے جو کانگرس کی صف اول کی لیڈر تھیں، ہندوستان کی آزادی کے وقت ایک صوبے کی گورنر بھی رہیں، انگریزی کی شاعرہ تھیں اور "بلبل ہند" کے لقب سے معروف تھیں۔ چودھری صاحب بیان کرتے ہیں کہ موصوفہ سے میں نے کہا کہ آپ کرشن اول کو تو مانتی ہیں، کرشن ثانی کو کیوں نہیں مانتیں؟ مسز نائیڈو نے اپنے نوکر کو آواز دے کر کہا میرے سرہانہ کے نیچے جو کتاب ہے وہ اٹھا لاؤ۔ نوکر کتاب لے آیا اور مسز نائیڈو کی طرف بڑھائی۔ اس نے کہا یہ چودھری صاحب کو دو۔ میں نے اسے کھولا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ ہے۔ میرے چہرے پر حیرت اور خوشی کی لہر دیکھ کر مسز نائیڈو نے کہا "کیا آپ اب بھی کہتے ہیں میں کرشن ثانی کو نہیں مانتی؟"۔

محترم چودھری عزیز احمد صاحب کی یادوں پر مشتمل ایک مختصر مضمون روزنامہ "الفضل" ۱۵ جنوری میں شامل اشاعت ہے۔

— ★ ★ ★ —

ایک درویش کی کہانی

محترم عبدالرحیم صاحب دیانت ابتدائی تعلیم میں مثالی طالبعلم تھے لیکن بعض وجوہات کے باعث آپکو تعلیم ترک کرکے اپنے والد کے کاروبار میں ہاتھ بٹانا پڑا اور کچھ عرصہ بعد قادیان میں سوڈا واٹر اور مٹھائی وغیرہ بنانے کا کام خود بھی شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کاروبار میں ایسی برکت دی کہ تقسیم ہند کے وقت آپکی جائداد کی قیمت ایک لاکھ روپے سے زیادہ تھی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ نے جب وقف جائداد کا مطالبہ فرمایا تو آپ نے اپنی ساری جائداد پوری بشاشت کے ساتھ پیش کردی۔

کاروبار کے عروج کے زمانہ میں بھی خدمت دین کا ایسا شوق تھا کہ کبھی کوئی سال ایسا نہ گزرا جب آپ نے ایک ماہ کیلئے وقف عارضی کی سعادت نہ حاصل کی ہو۔ آپکی سیرت پر محترم عبدالباسط شاہد صاحب کے قلم سے ایک مضمون ہفت روزہ "بدر" ۲۳ جنوری کی زینت ہے۔

آپ کی شادی کے کچھ عرصہ بعد آپکی اہلیہ شدید بیمار ہوگئیں حتیٰ کہ بظاہر علاج کے باوجود ناامیدی بڑھتی گئی۔ آپ نے تیمارداری کا حق اس طرح ادا کیا کہ دوسروں کو خود آپکی صحت اور جان کا فکر ہونے لگا۔ ایک روز مریضہ نے فرمائش کی کہ اسے مسجد اقصیٰ کے اس کنوئیں کا پانی پلایا جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام استعمال فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہی پانی آب شفا بن گیا اور پھر آپکی ۵۰ سال سے زیادہ قابل رشک رفاقت رہی۔ آپکی اپنے بچوں سے محبت بھی مثالی تھی۔ ایک بچہ ٹائیفائیڈ کا شکار ہوا تو آپکا کاروبار بظاہر بند ہوگیا۔ بچہ ہسپتال میں داخل تھا اور ہر دوسرے دن ایک بکرا صدقہ دیا جاتا رہا۔ آخر اللہ نے بچے کو شفا عطا فرمائی .... لیکن اتنے محبت کرنے والے خاوند اور باپ کو جب درویشی کی سعادت نظر آئی تو پھر کوئی محبت اس کا راستہ نہ روک سکی۔

تقسیم ہند کے بعد جب افراتفری میں دینی کتب کی بےحرمتی ہونے لگی تو آپ نے کئی دفعہ جان جوکھوں میں ڈال کر ہزاروں کتابیں خریدیں اور خود ہی انکی جلد سازی بھی کی۔ گو آپکو باقاعدہ تحصیل علم کا موقع تو نہیں مل سکا تھا لیکن علمی ذوق ایسا تھا کہ جمع شدہ ذخیرہ کی تقریباً ہر کتاب پر آپ نے نوٹ دیئے ہوئے تھے۔

ایک بار آپ نے اپنے بچے کو جوتا خرید کر دیا تو دوکاندار نے آپکی مالی حالت کے پیش نظر سستا جوتا خریدنے پر حیرت کا اظہار کیا۔ اس پر آپ نے کہا "میرا ارادہ ہے کہ اس بچے کو اعلیٰ تعلیم دلوا کر دین کی خدمت کیلئے اپنے خرچ پر غیرممالک میں بھجواؤں"۔

حضرت عبدالرحیم صاحب دیانت کی وفات ۱۹۸۰ء میں ۷۷ سال کی عمر ہوئی۔

— ★ ★ ★ —

جماعت احمدیہ برازیل کا چوتھا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برازیل نے اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴ و ۱۵ دسمبر ۱۹۹۶ء کو منعقد کیا۔ اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کے تعارف کو خصوصیت سے پیش کیا گیا۔ مکرم سید محمود احمد صاحب نے اپنی تقریر میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے مضمون کو حاضرین کے سامنے پیش کیا اور ایک ایک سوال کو لے کر مختصر رنگ میں اس کا جواب اس عظیم کتاب کی روشنی میں بتایا جس کا حاضرین پر اچھا اثر پڑا۔ ایک اور تقریر میں ہمارے احمدی نوجوان مکرم عبدالرشید صاحب نے یہودیت کے موضوع پر بائبل کی عمدہ اور اعلیٰ تعلیم کے چند نمونے پیش کئے۔ اس موقعہ پر عیسائیت کی نمائندگی میں ایک مقامی چرچ کے پادری Mr. Joel تشریف لائے اور حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ انکی زندگی کا یہ پہلا موقع ہے کہ کسی ایسے جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں جہاں بیک وقت مختلف مذاہب کے نمائندگان اپنے اپنے مذہب کی اعلیٰ تعلیم پیش کررہے ہیں اور محبت وپیار کا ماحول قائم ہے۔ جلسہ کے آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی۔ اس سے قبل خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تفصیل سے تعارف کروایا اور جلسہ مذاہب عالم کی غرض وغایت اور مختصر تاریخ پیش کی۔ مجلس سوال وجواب میں مکرم سید محمود احمد صاحب اور خاکسار نے سوالات کے جواب دیئے۔ اس موقعہ پر تصاویر وتراجم قرآن کریم ولٹریچر وغیرہ کی نمائش کا بھی اہتمام تھا۔

(وسیم احمد ظفر مبلغ سلسلہ برازیل)

سویڈن میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد

۲۳ فروری کو مسجد ناصر گوتن برگ سویڈن میں محترم محمود احمد صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ سویڈن کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری و باطنی علوم سے پر کئے جانے والے اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے والے فرزند جلیل کی پیدائش کی پیش گوئی کے پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہونے کے نشان آسمانی کی یاد کو پھر سے تازہ کرکے اپنے ایمانوں کو جلا دینے کے لئے احباب جماعت نے کثیر تعداد میں عیال واطفال کے ساتھ شمولیت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے علاوہ مقررین حضرات نے پیش گوئی مصلح موعود کے حوالہ سے، حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر پرمغز تقاریر کیں۔ جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا جو مکرم امیر صاحب نے کروائی۔ (رپورٹ: قریشی فیروز محی الدین)

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

21/3/97 - 30/3/97

11 DHUL QA'ADAH
Friday 21st March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Programme - Seerat-un-Nabi (S.A.W.) (R)
02.30 Huzur's Reply To Allegations- Session 22 (5.5.94) (Part 2) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Pushto Programme : Hundred Years of Ahmadiyyat
08.00 Bazm-e-Moshaira : Yaum-e-Masih-i-Maud (A.S.) (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.3.97
14.15 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends -21.3.97
15.15 Computers For Everyone -Part 2
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Swahili Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 21.3.97 (R)
22.45 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.3.97 (R)

12 DHUL QA'ADAH
Saturday 22nd March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Computers For Everyone -Part 2 (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 M.T.A. Variety :Truth of The Promised Messiah (A.S.)
05.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends- 21.3.97 (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.3.97 (R)
08.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45 Liqaa Ma'al Arab
09.50 Urdu Class
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (8.3.96)
14.30 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -22.3.97
15.30 Canadian Desk
16.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -22.3.97(R)
23.00 Learning Chinese
23.30 Hikayat-e-Shereen

13 DHUL QA'ADAH
Sunday 23rd March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Canadian Desk (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
05.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.3.97) (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00 Siraiki Programme : Quiz Seerat-un-Nabi (S.A.W.) No.3
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45 Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London (26.3.95) (Part 2)
14.30 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 23.3.97
15.30 Around The Globe :"Ahmadiyyat In Desert" (Part 2)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Children's Moshaira
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bait Bazi - Ayesha Diniyat Academy , Rabwah
21.30 Dars-ul-Quran (No. 19) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London (R)
23.30 Learning Chinese

14 DHUL QA'ADAH
Monday 24th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Children's Moshaira (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Around The Globe : "Ahmadiyyat In Desert" (Part 2) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese (R)
05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (23.3.97)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Children's Moshaira (R)
07.00 Dars-ul-Quran (No. 19) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
08.30 Bait Bazi - Ayesha Diniyat Academy , Rabwah
09.00 Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Programme
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (24.3.97)
15.00 M.T.A. Sports - All Karachi Football Match
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (24.3.97) (R)
23.00 Learning Norwegian

15 DHUL QA'ADAH
Tuesday 25th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 MTA Sports - All Karachi Football Match (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (24.3.97) (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Pushto Programme : Waqfeen-e-Nau , Mardan
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55 Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55 Urdu Class (R)
10.55 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French
13.00 From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (23.11.90)
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (25.3.97)
15.15 Medical Matters : "Diseases of The Heart " Guest : Dr. Mehmood-ul-Hasan Noori (Heart Specialist) Host:Dr. Saqib Sami
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
21.45 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (25.3.97) (R)
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

16 DHUL QA'ADAH
Wednesday 26th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters : "Diseases of The Heart " Guest : Dr. Mehmood-ul-Hasan Noori (Heart Specialist) Host:Dr. Saqib Sami
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
04.45 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (25.3.97) (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00 Russian Programme
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55 Urdu Class (R)
10.55 Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Arabic
13.00 African Programme
14.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Qazi M. Abdullah Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00 French Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Al Maidah - "Turkish Kebab"
22.00 Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00 Learning Arabic
23.30 Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

17 DHUL QA'ADAH
Thursday 27th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Qazi M. Abdullah Sahib (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Arabic (R)
04.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (16.6.95)
08.00 Al Maidah - "Turkish Kebab"(R)
08.55 Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55 Urdu Class (R)
10.55 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00 Quiz Programme : Nasirat-ul-Ahmadiyya - Shiekupura Vs Rawalpindi
15.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 23 (11.5.94) (Part 1)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Bosnian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bazm-e-Moshaira Organized By Nizarat -e- Taleem-ul-Quran , Rabwah
22.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00 Learning Dutch

18 DHUL QA'ADAH
Friday 28th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Shiekupura Vs Rawalpindi (R)
02.30 Huzur's Reply To Allegations - Session 23 (11.5.94) (Part 1) (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00 Pushto Programme : Waqfeen-e-Nau, Peshawar
08.00 Bazm-e-Moshaira Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran , Rabwah (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.3.97
14.15 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 28.3.97
15.15 Computers For Everyone -Part 3
16.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00 Swahili Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
22.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 28.3.97 (R)
23.00 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.3.97 (R)

19 DHUL QA'ADAH
Saturday 29th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Computer's For Everyone - Part 3 (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 M.T.A. Variety : "Religious Founders Day", Southall , U.K. (3.11.96) (Part 1)
05.00 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 28.3.97 (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00 Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.3.97 (R)
08.00 Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45 Liqaa Ma'al Arab
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K. (14.3.86)
14.30 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -29.3.97
15.30 Canadian Desk -
16.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.3.97 (R)
23.00 Learning Chinese
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

20 DHUL QA'ADAH
Sunday 30th March 1997

00.00 *Announcements and Detail of Programmes*
00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Canadian Desk (R)
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
04.30 Hikayat-e-Shereen
05.00 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.3.97 (R)
06.00 *Announcements and Detail of Programmes*
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00 Siraiki Programme : Quiz Seerat-un Nabi (S.A.W.) No. 4
08.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45 Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50 Urdu Class (R)
10.50 Bengali Programme
12.00 *Announcements and Detail of Programmes*
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Mehmood Hall , London , Organized By Lajna Imaillah , U.K. (21.5.95)
14.30 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 30.3.97
15.30 Around The Globe : "Ahmadiyyat In Desert" (Part 3)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme
18.00 *Announcements and Detail of Programmes*
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Quiz Waqfeen-e-Nau , Dar-un-Nasr , Rabwah
19.00 German Programme
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bait Bazi -Nasirat-ul-Ahmadiyya - Shahtaj Vs Chak 99 Vs Sargodha
21.30 Dars-ul-Quran (No. 20) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.30 Learning Chinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, March 21, 1997 No. 12

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد)

تحریک منہاج القرآن کے قائد پر سنگین الزامات

سید ذاکر حسین شاہ نے "جنگ عدالت" لاہور میں وکیل استغاثہ کی حیثیت سے پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری پر حسب ذیل الزامات عائد کئے۔

"میرا پہلا الزام پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری پر یہ ہے کہ وہ اس بات کی وضاحت کریں جب وہ جھنگ سے لاہور آئے تھے تو صرف سائیکل تھی لیکن اب ان کے پاس پجارو اور باڈی گارڈوں کا دستہ ہے اور ایک بہت بڑے ادارے کی شکل میں ان کے پاس ایمپائر ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سائیکل سے پجارو تک کا سفر کیسے طے ہوا۔ ڈاکٹر طاہر القادری کے حوالے سے کئی روحانی خواب منسوب ہیں۔ انہیں پبلک میں کافی متنازعہ سمجھا جاتا ہے اور ان خوابوں سے انہوں نے کونسی دین کی خدمت کی یا ان کی حقیقت کیا ہے انہیں وضاحت کرنی ہوگی۔ ان کے خوابوں پر ہو سکتا ہے ان کے کچھ مقلدین تو یقین رکھتے ہوں لیکن ایک غالب اکثریت سمجھتی ہے کہ انہوں نے کوئی روحانی خواب نہیں دیکھے بلکہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے انہوں نے یہ کیا ہے۔

طاہر القادری کے بیرون ملک پادریوں کے ساتھ مناظروں کے قصے کی بڑی تشہیر کی گئی حالانکہ نہ تو ایسا کوئی مناظرہ ہوا ہے اور نہ ہی ان مناظروں میں فتح سے متاثر ہو کر لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان مناظروں کا معاملہ بھی ویسا ہی ہے جو ان کے خوابوں کا ہے۔

میرا اگلا الزام پروفیسر طاہر القادری پر یہ ہے کہ وہ اپنی شخصیت کو اجاگر کرنے کے لئے اور اپنی تشہیر کے لئے بڑے مضطرب رہتے ہیں اور ان پر جو قاتلانہ حملہ مبینہ طور پر ہوا تھا وہ محض ڈرامہ تھا۔ ان پر کوئی ایسا حملہ نہیں ہوا تھا بلکہ یہ بھی سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ علامہ طاہر القادری اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ ان کی اٹھان بڑی اچھی تھی لیکن اڑان ویسی نہیں شاید انہوں نے ایسا رزق حاصل کیا جس سے ان کی پرواز میں کوتاہی آگئی۔ .... معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ثابت قدمی کا فقدان ہے اور یہ اہل اقتدار کی پہلے قربت حاصل کرتے ہیں پھر ان سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر نئے گھونسلے کی تلاش میں قربتوں کے سفر پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ ان کی ذات پر یہ بھی الزام ہے کہ یہ ثابت قدمی سے مستقل مزاجی سے ایک مجاہد اسلامی کی طرح ایک محکم اور پختہ کردار کو لے کر آگے نہیں بڑھتے۔

میرا آخری ان پر الزام یہ ہے کہ علمی حلقے اکابر علماء مستند سکالر یا دانشور کی نظر میں ڈاکٹر طاہر القادری کی علمی حیثیت وہ نہیں جس کا چرچا عام ہے۔ مزید یہ کہ انسانی شخصیت میں جو ٹھہراؤ پیدا ہونا چاہئے تھا وہ پیدا نہیں ہوا۔

وکیل استغاثہ مفتی غلام سرور قادری نے کہا.

☆ عوام کی طرف سے ڈاکٹر طاہر القادری پر سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ عدالت میں فائرنگ کیس کا آپ نے بائیکاٹ کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر لگایا گیا الزام درست تھا۔ اور آپ نے انہیں قبول کر لیا۔ اگر آپ کی نظر میں وہ الزامات غلط تھے تو آپ عدالت میں پیش ہو کر یہ ثابت کرتے کہ فائرنگ کیس میں جو کچھ ہوا ہے وہ صداقت پر مبنی ہے۔...... آپ کے ادارے کی سب سے پہلی مجلس عاملہ بنی ان میں سے اب کوئی فرد آپ کے ساتھ نہیں ہے کیا وجہ تھی کہ وہ سب لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے؟ انہوں نے آپ کو مسترد کر دیا تھا آخر انہوں نے کیوں کیا۔ آپ نے دوسری مجلس عاملہ بنائی اس کے کافی لوگ بھی آپ کو چھوڑ کر چلے گئے اور ابھی تک وہ لوگ آپ پر نالاں ہیں۔ آپ نے پھر تیسری مجلس عاملہ بنائی وہ لوگ بھی آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تین مجلس عاملہ کے معتبر علماء دانشوروں نے آپ کو چھوڑ دیا اور ابھی تک آپ سے دور ہیں۔ آخر کیا وجہ تھی کہ یہ تمام لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

آپ پر ایک الزام یہ ہے کہ آپ نے روحانی ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ نے کہا کہ مجھے چادر بغداد شریف سے ملی ہے اور آپ نے اپنی تحریک کے پہلے جلسے کو عالمی فتح قرار دیتے ہوئے اس چادر کے سائے میں آپ جلسہ گاہ تک پہنچے اور فرمایا کہ مجھے غوث پاک سے چادر ملی ہے اور اب میری تحریک اب اقتدار میں آ کر رہے گی اور کامیابی سے ہم کنار ہوگی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عوامی تحریک کا جو میں نے نام رکھا ہے اس کی منظوری میں نے مدینہ شریف میں نبیؐ سے لی ہے اور آپ نے مزید یہ کہا کہ مجھے مدینہ شریف سے خوش خبری ملی ہے کہ میری تحریک کامیاب ہوگی اور ہم پہلے الیکشن ہی میں کامیاب ہو کر اقتدار تک پہنچ جائیں گے اگر ایسا نہ ہوا تو پچاس فیصد سیٹیں ضرور ملیں گی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نبیؐ مجھے خواب میں ملے ہیں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ میں تمام علماء سے ناراض ہوں۔ میں صرف آپ سے راضی ہوں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آپ کی تحریک ناکامی کا شکار ہوئی اور آپ کا ایک ممبر تک بھی منتخب نہ ہو سکا اور تمام لوگوں کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔

پروفیسر طاہر القادری پر اگلا الزام یہ ہے کہ آپ اکثر کہتے ہیں کہ اگر میں ملک کا حاکم بن گیا تو حضرت فاروق اعظمؓ کا نظام رائج کروں گا۔ لیکن حضرت فاروق اعظم نے تو تمام وسائل اپنے پاس ہوتے ہوئے بھی خود کو بڑا سادہ رکھا اور ان کے کرتے کو اکثر پیوند لگے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ کا دعویٰ ایک طرف اور زندگی کا رخ دوسری طرف یہ بات عوام کے لئے باعث تشویش ہے"۔

(روزنامہ جنگ، جمعہ میگزین۔ ۳ جنوری ۹۷ء۔ ۷)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

بلوچستان میں خوفناک زلزلہ ۱۰۰ افراد جاں بحق

(پاکستان) جمعرات ۲۷ فروری اور جمعہ ۲۸ فروری کی درمیانی شب کو زلزلے نے بلوچستان کے بیشتر علاقوں میں تباہی مچا دی جس سے ۱۰۰ افراد جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے سب سے زیادہ تباہی ہرنائی کے علاقہ میں ہوئی زلزلے کا جھٹکا اتنا شدید تھا کہ کئی جگہ سے زمین پھٹ گئی۔ زلزلے کا مرکز کوئٹہ سے تقریباً ۱۰۰ کلومیٹر دور کوہ سلیمان بتایا جاتا ہے۔

زلزلے کے جھٹکے کراچی کے ساحلی علاقوں کے علاوہ اندرون سندھ مختلف شہروں و دیہات میں بھی محسوس کئے گئے۔ سکھر، دادو، کشمور، خیرپور، جیکب آباد، شکارپور، قمبو سعید خان، شہدادکوٹ، گھوٹکی، ڈیرکی، میروخان، آلوڈیرو، پنوعاقل، لیاقت پور، ناتھن شاہ میں زلزلے کے باعث سوئے ہوئے لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل بھاگے اور کلمہ کا ورد کرنے لگے اس کے علاوہ زلزلے کے جھٹکے اسلام آباد اور راولپنڈی میں بھی محسوس کئے گئے۔

(ایران) مغربی ایران میں زلزلے کے باعث کم ازکم ایک سو افراد ہلاک اور اڑھائی سو افراد زخمی ہوئے۔ ایران خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ پڑوسی صوبہ گیلان اور سندراج شہر میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

جمعہ کے دن کی تعطیل ختم چھٹی اب اتوار کو ہوا کرے گی

(پاکستان) پاکستان کے نئے منتخب وزیر اعظم میاں نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں آئندہ ہفتہ وار چھٹی اتوار کو ہوا کرے گی۔ جمعہ کی تعطیل ختم کر دی گئی ہے اسلئے تمام سرکاری دفاتر اور ادارے بارہ بجے تک کام کریں گے۔ وزیر اعظم نے اپنے اعلان میں کہا کہ انہوں نے یہ اعلان اسلئے کیا ہے کہ جمعہ کا دن ایک سماجی سرگرمی میں بدل گیا تھا۔ شادیوں کے لئے عموماً جمعہ کا دن رکھا جاتا تھا مختلف پروگراموں اور سیرسپاٹے کے لئے جمعہ کا دن مقرر کیا جاتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مساجد میں حاضری کم ہوگئی اور جمعہ کے دن کے ساتھ تقدس کا جو تصور وابستہ ہے وہ نابود ہوگیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جمعہ کے دن کو اسکا صحیح مقام دینے اور اسکا تقدس بحال کرنے کیلئے ہم نے چھٹی کے دن کے لئے اتوار کا دن منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ جمعہ کو دوپہر بارہ بجے چھٹی کر دی جائے تاکہ لوگ مساجد کا رخ اختیار کر سکیں اور جمعہ کے دن کو تفریحی اور غیرمذہبی سرگرمیوں میں ضائع نہ کر سکیں۔

یاد رہے کہ جمعہ کے دن تعطیل کو ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دور حکومت میں مقرر کیا تھا اور اسے اس وقت کے علماء نے انکا گرانقدر اسلامی کارنامہ بتایا تھا۔ روزنامہ جنگ لندن کی ۲۵ فروری ۹۷ء کی اشاعت کے مطابق

راولپنڈی، اسلام آباد کے علمائے کرام اور مشائخ عظام نے اتوار کو ہفتہ وار تعطیل کے فیصلہ پر وزیر اعظم نواز شریف کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام نے کہا کہ قرآن حدیث اور اسلامی قوانین کے مطابق کسی جگہ بھی یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جمعہ کو مکمل چھٹی ہو بلکہ نماز جمعہ کے بعد کاروبار کرنے اور رزق حلال کمانے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیر نقیب الرحمان سجادہ نشین عیدگاہ شریف نے کہا ہے کہ جمعہ کے روز شادی، ولیمہ اور دیگر سماجی تقریبات کے باعث اکثر لوگ شادی بارات یا ولیمہ کھانے میں تاخیر کے باعث جمعہ کی نماز سے محروم رہ جاتے تھے۔

علامہ سید حسین الدین شاہ نے کہا خدا کا حکم ہے کہ نماز جمعہ کے لئے کاروبار بند کردو اور نماز کی ادائیگی کے بعد رزق کی تلاش کے لئے پھیل جاؤ لہذا جمعہ کی چھٹی کا کہیں بھی حکم نہیں

پیر اظہار حسین بخاری نے کہا بزرگ کہتے ہیں کہ جو شخص نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تجارت یا کاروبار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے ستر مرتبہ برکتیں نازل کرتا ہے اور اس کے کاروبار کو وسعت عطا کرتا ہے لہٰذا اس فیصلے سے ہمیں بھی برکتیں اور نعمتیں حاصل ہوں گی۔

حافظ شیر عالم مجددی نے کہا کہ میاں نواز شریف نے نماز جمعہ کی ہفتہ وار چھٹی کے خاتمہ کا تاریخی فیصلہ کر کے پوری قوم کے دل جیت لئے ہیں کیونکہ آج سے ۲۰ سال پہلے ایک سیاسی مصلحت کے تحت ذوالفقار علی بھٹو نے جمعہ کی چھٹی کا اعلان کیا تھا مگر قوم کو اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوا اور اب مجبوراً یہ چھٹی ختم کرنا پڑی۔

حافظ یوسف چشتی، حافظ محمد اقبال، حافظ لال دین، علامہ سید ضیاء الحق شاہ اور دیگر علمائے کرام نے بھی اس فیصلہ کو سراہا ہے۔

صوبائی اسمبلی کے رکن سردار نسیم نے کہا کہ جمعہ کو چھٹی کا فیصلہ صرف سیاسی تھا اس سے کسی قسم کا فائدہ آج تک نظر نہیں آیا۔ خدا کا شکر ہے کہ میاں نواز شریف نے عوام کے دیرینہ مطالبہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ بابر اعوان صدر ایم ایس ایف سٹی نے کہا کہ جمعہ کو چھٹی ختم کرنے سے ملک کا اقتصادی اور تجارتی لحاظ سے فائدہ ہوگا۔ کاش اس سے قبل ہی یہ فیصلہ کر لیا جاتا تو ہم معاشی لحاظ سے مزید فوائد حاصل کر چکے ہوتے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد